اِلہامی پیغام

تھِسّلُنیکیوں کے نام

پَولُسؔ رسُول کے دُوسرے خط

کی

تفسیر

مُصنّف

جانتھن ٹرنر

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

ناشرین:

آوازِ حق

۲۰۱۹

www.awazehaq.com

فہرستِ مضامین

باب	مضمون	صفحہ
۱	لائق ٹھہرنا	۱
۲	مصیبت دینے والوں کی سزا	۷
۳	جلال	۱۳
۴	گُناہ کا شخص	۱۹
۵	حق کی محبت	۲۵
۶	خُدا کا بُلانا	۳۱
۷	خُداوند سچا ہے	۳۷
۸	کام کرنا	۴۳
۹	کلیسیا میں نصیحت	۴۹

تمہید

پاک کلام میں لکھا ہے، ''ہر ایک صحیفہ جو خُدا کے اِلہام سے ہے تعلیم اور اِلزام اور اِصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لِئے فائِدہ مند بھی ہے تا کہ مردِ خُدا کامِل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لِئے بِالکل تیّار ہو جائے۔'' (۲۔تیمُتھِیُس ۳:۱۶۔۱۷)

''اِلہامی پیغام'' عُنوان کے تحت ہم آپ کی خدمت میں بائبل مُقدس کی مختلف کتابوں کی تفسیر پیش کرتے ہیں تا کہ نہ صِرف مسیحی بلکہ غیر مسیحی دوست بھی حکمت و زندگی سے بھرپور پاک کلام کو آسانی سے سمجھ کر خُدا کی نظر میں کامل و نیک بن سکیں۔ مگر آیئے سب سے پہلے یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ ''اِلہام'' کیا ہے؟ اِلہام جس یونانی لفظ کا ترجمہ ہے، اُس کا مطلب ہے ''وہ جو خُدا کی طرف سے پھُونکا گیا''۔ یعنی جس طرح خُدا نے عملِ تخلیق کے وقت اِنسان کے نتھنوں میں اپنی رُوح پھُونکی تھی، اُسی طرح اُس نے پاک صحیفوں میں بھی اپنی تخلیقی رُوح پھُونک دی ہے۔ رُوح ُالقُدس کی یہ سرگرمی ابتدائی کلیِسیا کے لِئے اِس بات کا ثبوت تھی کہ یہ صحیفے اِلہامی ہیں۔ خُدا نے اپنے پاک رُوح کے وسیلے سے اپنا کلام اِنسانی لفظوں میں پھُونک دیا۔ اِسی ٹھوس حقیقت پر مسیحی کلیِسیا نے ہمیشہ دعویٰ کِیا کہ بائبل مُقدس ایک اِلہامی کتاب ہے، یعنی اُس کا منبع

و سرچشمہ خُدا ہے۔ تو آیئے، ہم بائبل مُقدس میں سے تھِسّلُنیکیوں کے نام، پَولُس
رسُول کے دُوسرے خط کی تفسیر پر غور کریں:

پہلا باب

لائِق ٹھہرنا

(۲۔تھِسّلُنیکیوں ۱:۱۔۵)

جب کسی کے ایمان پر بحث و تکرار نہ ہوتو اُس پر یقین رکھنا آسان ہوتا ہے، اور اُس پر اعتماد و بھروسہ کرنے سے جان کی قیمت ادا نہیں کرنی پڑتی۔ اِسی طرح اُس شخص سے محبت کرنا بہت آسان ہوتا ہے جو محبت کا جواب محبت سے دے۔ اور اگر ہم اپنے ایمان و عقائد کی وجہ سے ظلم و اذیت کا شکار ہوں تو؟ اور اگر ہمیں محبت کا جواب نفرت سے مِلے تو؟ کیا ہم اِن حالات میں بھی اپنے ایمان پر قائم رہیں گے؟ کیا ہماری محبت ظلم و اذیت میں بھی ثابت قدم رہے گی؟ تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں نے اپنے ایمان کی وجہ سے بہت ظلم و ستم برداشت کِیا، اور اذیتیں سہنے کے باوجود وہ اپنے ایمان میں چٹان کی طرح مضبوط رہے، اور اُن کی یہی ثابت قدمی دوسرے ایمانداروں کے لئے ایک مثال بن گئی۔

پولس رسول تھسلنیکے میں رہنے والے مسیحیوں کو اپنے الہامی خط میں تسلی و حوصلہ دیتا ہے اور اُن کی مسیح کی دُنیا میں دوبارہ آمد کے بارے میں غلط فہمیوں کو دُور کرتا ہے، مگر اُس کے اِس خط کے باوجود کچھ مسائل ویسے کے ویسے ہی رہے۔ اِس لئے پولس اور اُس کے ساتھیوں نے خدا کے پاک رُوح کی مدد سے

تھسلنیکیوں کے نام دوسرا الہامی خط لکھا تا کہ باقی ماندہ غلط فہمیاں اور مسائل دُور ہوسکیں۔

پولس رسول اپنے خط کا آغاز کچھ یوں کرتا ہے، ''پولس اور سِلوانس اور تیمتھیس کی طرف سے تھسلنیکیوں کی کلیسیا کے نام جو ہمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح میں ہے۔فضل اور اِطمینان خُدا باپ اور خُداوند یِسُوع مسیح کی طرف سے تمہیں حاصل ہوتا رہے۔'' (۲۔تھسلنیکیوں ۱:۱۔۲)

اپنے پہلے اِلہامی خط میں پولس رسول، خدا کو ''باپ'' کہہ کر مخاطب ہوتا ہے، مگر اپنے دوسرے خط میں وہ خدا کو ''ہمارا باپ'' کہتا ہے۔ جب ہم تکلیفوں اور اذیتوں سے گزر رہے ہوتے ہیں تو اپنے آپ کو تنہا محسوس کرتے ہیں۔ لیکن لفظ ''ہمارا باپ'' اِستعمال کرنے سے پولس ایمانداروں کو یاد دِلاتا ہے کہ وہ اکیلے نہیں، بلکہ خدا کے خاندان میں شامل ہیں اور خدا اُن کے ساتھ ہے۔

یہ لوگ مسیح یسوع پر ایمان لانے کی وجہ سے ظلم و اذیت کا نشانہ بنے۔ عین ممکن ہے کہ جب کسی پر ظلم و ستم ہو رہا ہو تو وہ اپنے آپ اِطمینان و تسلی دینے اور بچانے کے لئے اپنا ایمان چھوڑ دے۔ مگر سوال یہ ہے کہ فضل و اِطمینان کا سرچشمہ کون ہے؟ شائد مسیح پر ایمان کی وجہ سے ہمیں ظلم و اذیت کا سامنا کرنا پڑے، مگر پولس رسول ہمیں یاد دِلاتا ہے کہ فضل اور اِطمینان بھی مسیح اور خدا سے ہی ملتا ہے۔ حقیقی اِطمینان مسیح کو چھوڑنے سے حاصل نہیں ہوتا۔ اپنے ایمان کی وجہ سے دُکھ تکلیف اُٹھانے والے کچھ اَور ایمانداروں کو پطرس رسول کہتا ہے، ''اَب خدا جو ہر طرح کے فضل کا چشمہ ہے، جس نے تم کو مسیح میں اپنے

ابدی جلال کے لئے بلایا تمہارے تھوڑی مدت تک دُکھ اُٹھانے کے بعد آپ ہی تمہیں کامِل اور قائم اور مضبوط کرے گا۔" (۱۔پطرس ۵:۱۰)

پولس رسول اپنے الہامی خط کے اگلے حِصے میں پڑھنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جب ہم خدا کا شکریہ ادا کرتے ہیں تو عام طور پر یا تو کسی دُنیاوی برکت کی وجہ سے یا بیماری میں صحت یابی کی وجہ سے۔ اِس کے برعکس پولس رسول ہمیشہ رُوحانی باتوں کے بارے میں خدا کا شکرادا کرتا تھا۔ وہ جب لوگوں کی زندگیوں میں رُوحانی ترقی دیکھتا تھا تو نہ صرف خدا کا شکر کرنا مناسب سمجھتا بلکہ یہ بھی سمجھتا تھا کہ اُن پر فرض ہے کہ ایسا ہی کریں۔ شکرگزاری کو ہم کِس نظر سے دیکھتے ہیں؟ کیا اِس کا ہماری زندگی میں بہت اہم مقام ہے؟ کیا ہم خدا کے شکرگزار ہیں کہ وہ ہماری اور ہمارے اِردگرد رہنے والے لوگوں کی زندگیوں میں کام کر رہا ہے؟ پولس رسول آیت ۳ اور ۴ میں کہتا ہے، "اے بھائیو! تمہارے بارے میں ہر وقت خدا کا شکر کرنا ہم پر فرض ہے اور یہ اِس لئے مناسب ہے کہ تمہارا ایمان بہت بڑھتا جاتا ہے اور تم سب کی محبت آپس میں زیادہ ہوتی جاتی ہے، یہاں تک کہ ہم آپ خدا کی کلیسیاؤں میں تم پر فخر کرتے ہیں کہ جتنے ظلم اور مصیبتیں تم اُٹھاتے ہو اُن سب میں تمہارا صبر اور ایمان ظاہر ہوتا ہے۔"

تھسلنیکے میں رہنے والے ایمانداروں کے ایمان میں ترقی ایک وجہ تھی جس کے لئے پولس رسول خدا کا شکرادا کرتا ہے۔ اِس میں کوئی شک و شبہ نہیں

کہ پولس کے لئے یہ سب خوشی کا باعث تھا کیونکہ اپنے پہلے الہامی خط کے ۳ باب کی ۱۰ آیت میں اُس نے لکھا کہ اُن کے ایمان میں کچھ کمی ہے۔

کیسے ممکن ہے کہ ظلم و اذیت سہہ کر بھی کسی کا ایمان پھلتا پھولتا رہے؟ حالانکہ اذیتیں اور تکلیفیں اِنسان کے ایمان کو کمزور کر سکتی ہیں۔ زندگی میں درپیش مسائل اور آزمائشوں کی وضاحت کرتے ہوئے پطرس رسول کہتا ہے، ''یہ اِس لئے ہے کہ تمہارا آزمایا ہوا ایمان جو آگ سے آزمائے ہوئے فانی سونے سے بھی بہت ہی بیش قیمت ہے، یسوع مسیح کے ظہور کے وقت تعریف اور جلال اور عزت کا باعث ٹھہرے۔'' (۱۔پطرس ۱:۷)

تکلیفیں اور اذیتیں ہی ہیں جو ہمیں ایمان کی اہمیت و قدر کرنا سکھاتی ہیں، وہ ہمارے اندر جھوٹ اور کھوٹ کو نکال کر ہماری اصلی حالت ہمارے سامنے لے آتی ہیں۔ یہ تکلیفیں اور اذیتیں ہی ہیں جو ہمارے ایمان کو ہر طرح کی مِلاوٹ و آمیزش سے پاک صاف کر کے خالص بناتی ہیں۔

دوسری بات جس کے لئے پولس رسول، خدا کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ ایمانداروں کی آپس میں محبت دِن بدِن زِیادہ ہوتی جا رہی تھی۔ یہی وہ بات تھی جس کے لئے پولس نے اپنے پہلے الہامی خط میں دُعا کی تھی۔ اُس نے اُن کو یہ بھی ہدایت کی کہ باہمی محبت میں ترقی کرو، اور مسیح یسوع نے بھی اِس بارے میں فرمایا ہے کہ، ''اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اِس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔'' (یوحنا ۱۳:۳۵)

دُنیا میں بہت سے لوگ ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ مسیح کی پیروی کرتے ہیں، مگر محبت نام کی کوئی چیز اُن کی زندگی میں نظر نہیں آتی۔ اگر دِل میں محبت نہیں تو اُن سے یہ پوچھنا چاہیے کہ کیا مسیح کی پیروی کا دعویٰ سچا ہے؟ اِسی طرح بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے نام کے ساتھ مسیحی تو لگتا ہے مگر درحقیقت وہ مسیح اور ساتھی ایمانداروں کے لئے شرمندگی اور ندامت کا باعث ہیں۔ اِس کے برعکس تھسلنیکے کے رہنے والوں کی زندگی اِتنی بے مثال تھی کہ پولس رسول اُن پر فخر کر سکتا تھا۔ اِسی طرح ہماری زندگی بھی دوسروں کے لئے برکت کا باعث ہونی چاہیے۔

اِس میں ایک اَور اہم سبق بھی ہے، پولس اپنے آپ پر یا اپنی کامیابیوں پر فخر نہیں کرتا، بلکہ وہ اپنا خط پڑھنے والوں کی وفاداری اور رُوحانی ترقی کو دیکھ کر فخر محسوس کرتا ہے۔ اَب سوال یہ ہے کہ ہم کِس قِسم کے لوگ ہیں؟ کیا ہم اپنی ذات پر فخر و تکبر محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے پاس کِتنا ہے اور ہم نے کیا کیا کامیابیاں حاصل کی ہیں؟ یا ہم مسیح میں اپنے بہن بھائیوں کو ایمان و محبت میں ترقی کرتا دیکھ کر خوشی و فخر محسوس کرتے ہیں؟

تھسلنیکے کے رہنے والوں نے نہ صرف اپنے ساتھی ایمانداروں کے سامنے ایک اچھا نمونہ پیش کِیا، بلکہ اُن کی وفاداری اور ایمان کی مضبوطی سے خدا کی راستبازی اور پاکیزگی کی جھلک نظر آتی تھی۔ اپنے الہامی خط کی ۵ آیت میں پولس رسول لکھتا ہے، ''یہ خدا کی سچی عدالت کا صاف نشان ہے تاکہ تم خدا کی بادشاہی کے لائق ٹھہرو جس کے لئے تم دُکھ بھی اُٹھاتے ہو۔''

اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا مطلق العنان و خودمختار ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ اُس کے فعل و عمل میں وقت کے لحاظ سے جذبات شامل ہیں نہ کہ اُصول۔ خدا کے بارے میں یہ تصور بالکل غلط ہے۔ اُس کے فعل و عمل جذبات پر مبنی نہیں، بلکہ وہ راستباز ہے، اور اُس کے ہر فعل و عمل میں راستبازی نظر آتی ہے۔

ظلم و اذیت میں ثابت قدم رہتے ہوئے تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں نے عملی طور پر مظاہر کِیا کہ خدا نے اُن کو نجات بخشنے کا جو فیصلہ کِیا تھا وہ بالکل درست ہے۔ خدا نے اُن کو اپنی بادشاہی میں شامل ہونے کے لائق سمجھا۔ مگر اَب سوال یہ ہے کہ کیا ہم اِس لائق ہیں کہ اُس کی بادشاہی میں شامل ہوں؟ کیا خدا ہمیں اِس قابل سمجھتا ہے؟ یا ہمارے فعل و عمل اِس قابل نہیں کہ وہ ہمیں اپنی بادشاہی کے قابل سمجھے۔

دُوسرا باب

مصیبت دینے والوں کی سزا

(۲۔تِھسّلُنیکیوں ۱:۶۔۹)

اچھے اور نیک لوگ دُنیا میں دُکھ کیوں اُٹھاتے ہیں؟ اور یہ سوال بھی سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ نیک و راستباز لوگوں کی زندگی میں خدا دُکھ، تکلیف اور اذیت کیوں آنے دیتا ہے، اگر مسیح یسوع کا یہ فرمان درست ہے تو ''...راہ اور حق اور زندگی مَیں ہوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا''؟ (یوحنا ۱۴:۶)

پھر خدا اُن لوگوں پر ظلم وستم اور تکلیف و اذیت برپا کیوں ہونے دیتا ہے جو مسیح کی پیروی کرتے ہیں؟ بظاہر یہ دِکھائی دیتا ہے کہ خدا اپنے لوگوں پر ظلم و اذیت ہونے دیتا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ اِس دُکھ، تکلیف اور اذیت میں بھی ہمارے لئے اچھائی و بھلائی پیدا کرتا ہے۔ خدا کا ظلم وستم ہونے دینے کا ایک مقصد یہ ہے کہ دُکھ مصیبت سہہ کر مسیح کے پیروکار اپنے ایمان کو مضبوط اور کامِل بنائیں۔ظلم و اذیت کا جب بھی سامنا کرنا پڑتا ہے تو اِس سے نہ صرف ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے بلکہ ایمان کو پرکھنے کا موقع بھی ملتا ہے، اور یہ کہ ہم کیوں ایمان رکھتے ہیں۔ اذیت و مصیبت سے نہ صرف ہمیں

اپنے ایمان کی کمزوری پتہ چلتا ہے، بلکہ پختہ یقین ہو جاتا ہے کہ مسیح پر ایمان کی خاطر جان بھی چلی جائے تو کوئی پرواہ نہیں۔

ظلم و اذیت سے ایک اَور بات سامنے آتی ہے کہ اِس سے خدا کا عدل و اِنصاف نظر آتا ہے جس کے وسیلہ سے خدا، مسیح کی پیروی کرنے والوں کو نجات بخشتا ہے۔ جو دُکھ تکلیف سہنے کے باوجود خدا کے ساتھ وفادار رہتے ہیں، اُن کے ایمان کی مضبوطی کا پتہ چلتا ہے کہ وہ نجات پانے کے حقدار ہیں۔

خدا کا عدل و اِنصاف ظلم و اذیت میں ایک اَور انداز سے اپنا رنگ دِکھاتا ہے کہ جب وہ ظلم برپا کرنے والوں کی مذمت کرتا اور سزا دیتا ہے تو وہ بالکل صحیح کرتا ہے۔ تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے نام اپنے دوسرے اِلہامی خط کی ۶ سے ۹ آیت میں پولس رسول لکھتا ہے، ''کیونکہ خدا کے نزدیک یہ اِنصاف ہے کہ بدلہ میں تم پر مُصیبت لانے والوں کو مُصیبت، اور تم مُصیبت اُٹھانے والوں کو ہمارے ساتھ آرام دے جب خداوند یسوع اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہو گا، اور جو خدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے خداوند یسوع کی خوشخبری کو نہیں مانتے اُن سے بدلہ لے گا۔ وہ خداوند کے چہرہ اور اُس کی قدرت کے جلال سے دُور ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے۔''

اپنے اِس بیان میں پولس رسول پھر سے یقین دِلاتا ہے کہ خدا عدل و اِنصاف کا خدا ہے۔ ہمارے حالات و واقعات کِتنے ہی بے اِنصافی پر مبنی کیوں نہ ہوں، ایک وقت آتا ہے کہ خدا اپنے اِنصاف کا ترازو ہاتھ میں پکڑتا ہے۔

اِس بارے میں کوئی کسی بھی قِسم کی غلط فہمی کا شکار نہ رہے۔ جو لوگ مسیح کے پیروکاروں کو تکلیف و اذیت دیتے ہیں خدا اُن سے بدلہ ضرور لے گا۔

دُنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ مسیح کے پیروکاروں پر ظلم وستم کرنا اُن کے فرض میں شامل ہے۔ اُن کے خیال میں مسیح کو خداوند اور خدا کا بیٹا کہنے پر مسیحی خدا کے خلاف کفر کرتے ہیں، لہذا اُن پر ظلم و اذیت کرنا بالکل جائز ہے۔ مسیح یسوع نے اپنے شاگردوں کو اِس بارے میں آگاہ و باخبر کرتے ہوئے فرمایا، ''مَیں نے یہ باتیں تم سے اِس لئے کہیں کہ تم ٹھوکر نہ کھاؤ۔ لوگ تم کو عبادتخانوں سے خارج کر دیں گے بلکہ وہ وقت آتا ہے کہ جو کوئی تم کو قتل کرے گا وہ گمان کرے گا کہ مَیں خدا کی خدمت کرتا ہوں، اور وہ اِس لئے یہ کریں گے کہ اُنہوں نے نہ باپ (یعنی خدا) کو جانا نہ مجھے۔ لیکن مَیں نے یہ باتیں اِس لئے تم سے کہیں کہ جب اُن کا وقت آئے تو تم کو یاد آ جائے کہ مَیں نے تم سے کہہ دیا تھا...'' (یوحنا ۱۶:۱-۴)

مسیح کے اِس فرمان کے مطابق، لوگ اُس کے پیروکاروں پر اِس لئے ظلم وستم برپا کریں گے کہ وہ خدا کو نہیں جانتے۔ یہ کیسی عجیب سی بات ہے کہ وہ لوگ جو مسیحیوں کو تکلیف اور اذیت دے کر خدا کی خدمت کا دعویٰ کرتے ہیں، خدا کو نہیں جانتے۔ پولس رسول کہتا ہے کہ کیونکہ وہ خدا کو نہیں جانتے اِس لئے سزا پائیں گے۔ وہ اِس لئے سزا نہیں پائیں گے کہ مسیح کے پیروکاروں پر ظلم وستم کرتے ہیں بلکہ اِس لئے کہ وہ خدا کو نہیں پہچانتے جس کی وجہ سے وہ ظلم و

ستم کرتے ہیں۔ اور کیونکہ وہ خدا کو نہیں جانتے، اِسی لئے وہ مسیح کی اِنجیل کو بھی نہیں مانتے، اور جو مانتے ہیں اُن کو تکلیف و اذیت پہنچاتے ہیں۔

مسیحیوں پر ظلم و ستم کرنے والوں کی سزا کیا ہو گی؟ پولس رسول کہتا ہے کہ ''...خداوند یسوع اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہو گا۔'' (۲۔تھسلنیکیوں ۱:۷)

تکلیف و اذیت دینے والے یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ ہاں وہ غلط ہیں۔ وہ مسیح کے بارے میں سچائی کو بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ ایک اَور مقام پر پولس رسول لکھتا ہے، ''...خدا نے بھی اُسے بہت سَر بلند کِیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے تاکہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا جُھکے، خواہ آسمانیوں کا ہو، خواہ زمینیوں کا، خواہ اُن کا جو زمین کے نیچے ہیں، اور خدا باپ کے جلال کے لئے ہر ایک زبان اِقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے۔'' (فلپیوں ۲:۹-۱۱)

ظلم و ستم کرنے والوں کو خداوند یسوع مسیح کا اِنکار کرنے پر ایک اَور بات کا سامنا بھی کرنا پڑے گا۔ وہ نہ صرف مسیح کو قبول کرنے پر مجبور ہو جائیں گے بلکہ ''...خداوند کے چہرہ اور اُس کی قدرت کے جلال سے دُور ہو کر اَبدی ہلاکت کی سزا پائیں گے۔'' (۲۔تھسلنیکیوں ۱:۹)

مسیح یسوع نے فرمایا، ''...راہ اور حق اور زندگی مَیں ہوں...'' (یوحنا ۱۴-۶) اُس نے یہ بھی فرمایا کہ ''...مَیں اِس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔'' (یوحنا ۱۰:۱۰)

خدا کے حضور سے دُور ہونے کے سبب ظلم و ستم کرنے والے زندگی سے بھی الگ اور محروم ہو جائیں گے، دوسرے لفظوں میں یہ کہ وہ مکمل طور پر تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ یہ سب کچھ عارضی طور پر نہیں ہو گا۔ پولس رسول کہتا ہے کہ وہ ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے۔

کیا مسیح کے پیروکاروں پر ظلم و اذیت کرنے والوں کے لئے کوئی اُمید ہے؟ ہاں بالکل ہے۔ پولس رسول مسیح کو قبول کرنے سے پہلے بذاتِ خود مسیحیوں پر ظلم و ستم کرتا تھا۔ پولس کی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے آپ بھی ہمیشہ کی زندگی کے وارث بن سکتے ہیں اِس کے باوجود کہ آپ نے مسیحیوں پر ظلم و ستم ڈھائے ہیں یا قتل و خون کِیا ہے۔ پولس رسول خود بتاتا ہے کہ اُس کے ساتھ کیا ہوا، ”...مَیں نے مَردوں اور عورتوں کو باندھ باندھ کر اور قید خانہ میں ڈال ڈال کر مسیحی طریق والوں کو یہاں تک ستایا کہ مَروا بھی ڈالا۔ چنانچہ سردار کاہن اور سب بزرگ میرے گواہ ہیں کہ اُن سے مَیں بھائیوں کے نام خط لے کر دمشق کو روانہ ہوا تاکہ جتنے وہاں ہوں اُنہیں بھی باندھ کر یروشلیم میں سزا دِلانے کو لاؤں۔ جب مَیں سفر کرتا دمشق کے نزدیک پہنچا تو ایسا ہوا کہ دوپہر کے قریب یکایک ایک بڑا نور آسمان سے میرے گِردا گِرد آ چمکا، اور مَیں زمین پر گر پڑا اور یہ آواز سُنی کہ اَے ساؤل، اَے ساؤل! تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟ مَیں نے جواب دیا کہ اَے خداوند! تُو کون ہے؟ اُس نے مجھ سے کہا مَیں یسوع ناصری ہوں جِسے تُو ستاتا ہے۔ ...مَیں نے کہا اَے خداوند مَیں کیا کروں؟ خداوند نے مجھ سے کہا اُٹھ کر دمشق میں جا۔ جو کچھ تیرے کرنے کے لئے مقرر ہوا ہے وہاں

تجھ سے سب کہا جائے گا۔ جب مجھے اُس نور کے جلال کے سبب سے کچھ دِکھائی نہ دیا تو میرے ساتھی میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے دمشق میں لے گئے۔ اور حننیاہ نام ایک شخص جو شریعت کے مُوافق دیندار اور وہاں کے سب رہنے والے یہودیوں کے نزدیک نیک نام تھا، میرے پاس آیا اور کھڑے ہو کر مجھ سے کہا، بھائی ساؤل پھر بِینا ہو! اُسی گھڑی بِینا ہو کر مَیں نے اُس کو دیکھا۔ اُس نے کہا ہمارے باپ دادا کے خدا نے تجھ کو اِس لئے مقرر کِیا ہے کہ تُو اُس کی مرضی کو جانے اور اُس راستباز کو دیکھے اور اُس کے منہ کی آواز سُنے، کیونکہ تُو اُس کی طرف سے سب آدمیوں کے سامنے اُن باتوں کا گواہ ہو گا جو تُو نے دیکھی اور سُنی ہیں۔ اَب کیوں دیر کرتا ہے؟ اُٹھ بپتسمہ لے اور اُس کا نام لے کر اپنے گناہوں کو دُھو ڈال۔‘‘ (اعمال ۲۲:۶۔۱۶)

اگر آپ بھی پولس رسول کی طرح مسیح یسوع کو پہچان کر اُس کا دِل سے اِقرار کریں، اپنے گناہوں سے توبہ کریں، اور مسیح کے نام پر بپتسمہ لیں تو آپ کے گناہ بھی دُھل جائیں گے۔ اور اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو مسیح کی آمد پر آپ کو ابدی سزا و ہلاکت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

تیسرا باب

جلال

(۲۔تِھسّلُنیکیوں ۱:۱۰۔۱۲)

کبھی کبھی بظاہر یوں لگتا ہے کہ خدا اِنصاف سے کام نہیں لے رہا۔ وہ مسیح کے پیروکاروں پر جو کہ نیک اور راستباز ہیں، ظلم و ستم ہونے دیتا ہے۔ مگر پولس رسول ہمیں یقین دِلاتے ہوئے کہتا ہے کہ خدا عدل و اِنصاف والا خدا ہے۔ عین وقت پر مسیح یسوع دُنیا میں آئیں گے اور مسیحیوں کو تکلیف و اذیت دینے والے ظالموں سے بدلہ لیں گے اور اُنہیں تباہ و برباد کر دیں گے۔ ظلم و ستم برپا کرنے والے فنا و برباد ہو جائیں گے مگر مسیح کے پیروکار خدا کا عروج پائیں گے۔ پولس رسول اپنے دوسرے اِلہامی خط کی ۱۰ سے ۱۲ آیت میں تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کو مخاطب کرتے ہوئے اِسی بارے میں کہتا ہے، ''یہ اُس دِن ہو گا جبکہ وہ اپنے مقدسوں میں جلال پانے اور سب ایمان لانے والوں کے سبب سے تعجب کا باعث ہونے کے لئے آئے گا کیونکہ تم ہماری گواہی پر ایمان لائے۔ اِسی واسطے ہم تمہارے لئے ہر وقت دُعا بھی کرتے رہتے ہیں کہ ہمارا خدا تمہیں اِس بُلاوے کے لائق جانے اور نیکی کی ہر ایک خواہش اور ایمان کے ہر ایک کام کو قدرت سے پورا کرے تاکہ ہمارے خدا اور

خداوند یسوع مسیح کے فضل کے مُوافق ہمارے خداوند یسوع کا نام تم میں جلال پائے اور تم اُس میں۔"

پولس رسول کہتا ہے کہ جب مسیح دُنیا میں آئے گا تو وہ اپنے مقدس لوگوں کے ساتھ جلال پائے گا۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ اُس کے پیروکار اپنے خداوند کو وہ جلال و عزت بخشیں گے جو اُس کا حق ہے۔ دُنیا میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ مسیح ایک اچھا آدمی تھا یا ایک نبی تھا، مگر وہ اُس کے حقیقی رُتبے اور مقام کو جاننے اور ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوتے۔ وہ اُس کے نجات دہندہ، خداوند اور خدا کا بیٹا ہونے کا اِنکار کرتے ہیں۔ یہ صرف مسیح کے پیروکار ہی ہیں جو مسیح کی حقیقت و سچائی کو جانتے ہیں۔

ایک اَور طرح سے بھی مسیح کے پیروکار اپنے خداوند کو جلال دیں گے، مسیح کے لوگ نیک و مقدس ہیں۔ خدا نے نہ صرف اُنہیں گناہوں سے چھٹکارا دے کر مقدس و نیک بنایا، بلکہ اُن کے طرزِ زندگی سے بھی اُن کی پاکیزگی و تقدس کا پتہ چلتا ہے۔ پاک کلام میں لکھا ہے، "...جس طرح تمہارا بُلانے والا پاک ہے اُسی طرح تم بھی اپنے سارے چال چلن میں پاک بنو۔" (۱۔پطرس ۱:۱۵)

مسیح یسوع کی پیروی کرنا محض یہ جاننا کہ وہ ہے کون، سے کہیں زیادہ ہے۔ اِس کا یہ بھی مطلب ہے کہ مسیح کی مانند سوچنا اور عمل کرنا۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ مسیح کے پیروکاروں پر لازم ہے کہ وہ مسیح کی مانند بنیں۔ ہم سب کو

اپنے آپ سے یہ پوچھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے خیالات، تصورات، کام اورعمل مسیح کے نام کو جلال بخشتے ہیں یا بدنامی کا باعث بنتے ہیں؟

مسیح یسوع نہ صرف اپنے مقدس لوگوں میں جلال پائے گا بلکہ وہ سب ایمانداروں کے لئے تعجب کا سبب بنے گا۔ اگرچہ ہم مسیح اور اُس کے افضل و اعلیٰ حیثیت و رتبہ کے بارے میں پڑھتے ہیں، مگر حقیقت ہمارے تصور و سوچ سے کہیں زیادہ ہے۔ مسیحی یہ ایمان رکھتے ہیں کہ ایک دِن وہ مسیح کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے۔ یوحنا رسول لکھتا ہے، ''عزیزو! ہم اِس وقت خدا کے فرزند ہیں اور ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہوں گے۔ اِتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو گا تو ہم بھی اُس کی مانند ہوں گے کیونکہ اُس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے، اور جو کوئی اُس سے یہ اُمید رکھتا ہے اپنے آپ کو ویسا ہی پاک کرتا ہے جیسا وہ پاک ہے۔'' (۱۔یوحنا ۳:۲۔۳)

پولس رسول جن لوگوں کو اپنا یہ اِلہامی خط لکھ رہا ہے، مسیح کے دوبارہ دُنیا میں آنے کے بارے میں اِس لئے پُراُمید تھے کیونکہ وہ پولس کی گواہی پر اِیمان و یقین رکھتے تھے۔ اکثر لوگ مسیح کی عزت و احترام کرنے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر رسولوں کی گواہی اور تعلیم کا اِنکار کرتے ہیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مسیح کی اِنجیل اور رسولوں کی تعلیم ایک جیسی ہے بلکہ ایک ہے۔ رسولوں ہی کی بدولت ہم مسیح کے بارے میں جانتے اور سیکھتے ہیں، اور اگر ہم رسولوں کی تعلیم کا اِنکار کرتے ہیں تو درحقیقت اِنجیل کو رد کرتے ہیں۔

مسیح یسوع کے دوبارہ دُنیا میں آنے کے بارے میں پولس رسول تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے لئے تین باتوں کی دُعا کرتا ہے۔ پہلی یہ کہ خدا اُنہیں بُلاوے کے لائق جانے۔ آیت ۵ میں پولس رسول پہلے ہی کہہ چُکا ہے کہ ظلم و اذیت کے باوجود وہ مسیح کے وفادار رہے، یہی وہ ثبوت ہے جس کی بِنا پر خدا اُنہیں اپنی بادشاہی کے لائق جانے گا۔ سوال یہ ہے کہ پولس رسول پھر بھی یہ کیوں کہتا ہے کہ خدا اُنہیں بُلاوے کے لائق جانے؟ اِس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان کا مظاہرہ صرف ایک بار نہیں ہوتا، بلکہ جن کو خدا اپنے بُلاوے کے لائق جانتا ہے وہ اپنے ایمان کا مظاہرہ ہر روز کرتے ہیں۔ یہ بھی عین ممکن ہے کہ ہم مسیح کے پیروکار بن کر ظلم و اذیت برداشت کریں اور پھر اُس سے مُنہ موڑ لیں۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں پولس رسول اِس طرح لکھتا ہے، ''تم تو اچھی طرح دوڑ رہے تھے۔ کِس نے تمہیں حق کے ماننے سے رُوک دیا؟ یہ ترغیب تمہارے بُلانے والے کی طرف سے نہیں ہے۔'' (گلتیوں ۵:۷۔۸)

یہ کون سا بُلاوا ہے جس کا پولس رسول ذکر کر رہا ہے؟ خدا ہمیں اپنے پاس بُلاتا ہے کہ ہم مسیح کی مانند بنیں۔ پاک کلام میں لکھا ہے، ''اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مِل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں، یعنی اُن کے لئے جو خدا کے اِرادہ کے مُوافق بُلائے گئے۔'' (رومیوں ۸:۲۸۔۲۹)

دوسرا یہ کہ پولس رسول نے تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے لئے یہ دُعا کی کہ خدا نیکی کی ہر ایک خواہش کو پورا کرے۔ اگر ہم مسیح کی مانند بننے کی کوشش کر رہے ہیں تو ہماری ساری خواہشات بالکل خالص ہونی چاہییے، اور اگر وہ خالص ہیں تو اُن کے لئے دُعا کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ تاکہ ہمیں یقین، بھروسہ اور تسلی ہو کہ ہماری خواہشات خدا کی مرضی اور اُس کے مقررہ وقت کے مطابق ہیں۔

پولس رسول یہ بھی دُعا کرتا ہے کہ خدا، ایمان کے ہر کام کو قدرت سے پورا کرے۔ اس سے ایک سبق جو ہم سیکھتے ہیں یہ ہے کہ ایمان، عمل پیدا کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ اگر ہمارا ایمان ہمیں کچھ کرنے پر مجبور نہیں کرتا تو حقیقت یہ ہے کہ ہمارا ایمان کھوکھلا اور خالی ہے۔ دوسرا سبق جو ہم اِس سے سیکھتے ہیں یہ ہے کہ جب ہم عمل کرتے ہیں تو خدا ہے جو ہمارے عمل کو تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ پاک کلام میں لکھا ہے، ”کیونکہ جو تم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک اِرادہ کو انجام دینے کے لئے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے۔“ (فلپیوں ۲:۱۳)

پولس رسول کا تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے لئے دُعا کا مقصد محض یہ نہیں تھا کہ اُن کو فائدہ پہنچے بلکہ یہ کہ مسیح کے نام کو جلال مِلے۔ وہ چاہتا تھا کہ اُن کی نیک خواہشات اور کام ایمان کی قدرت سے پورے ہوں، کیونکہ اِس سے مسیح کو جلال مِلے گا۔ ہمارا مقصد و اِرادہ بھی یہی ہونا چاہیے کہ ہماری ہر خواہش اور کام میں مسیح یسوع کو جلال حاصل ہو۔

مسیح اپنے پیروکاروں سے نہ صرف جلال لیتا ہے بلکہ اُن کو یہ موقع بھی دیتا ہے کہ وہ اُس کے جلال میں شریک ہوں۔ ایک طرح سے وہ اِسی زندگی میں مسیح کے جلال میں شامل ہوتے ہیں۔ اپنی ایک دُعا میں مسیح یسوع نے فرمایا، ''اور وہ جلال جو تُو نے مجھے دیا ہے مَیں نے اُنہیں دیا ہے تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔'' (یوحنا ۱۷:۲۲)

دُنیا مسیح کے پیروکاروں کے بارے میں جو بھی سمجھے، مگر خدا کی نظر میں وہ پُرجلال ہیں، اور مسیح اُنہیں اپنی دُنیا میں دوبارہ آمد پر اِس سے بھی زیادہ جلال بخشے گا۔

پولس رسول ہمیں یہ بھی یاد دِلاتا ہے کہ مسیح کے پیروکاروں کو یہ جلال اُن کے کاموں یا اُن کی قابلیت و اہلیت کی وجہ سے نہیں مِلے گا، بلکہ اِس کے برعکس وہ جلال پانے کے قابل بنائے گئے ہیں، اُن کے کام خدا کی نظر میں قبول ہوئے، اور اُن کو خدا کے فضل کے وسیلہ سے جلال مِلا ہے۔

آج اگر ہم خدا کا یہ فضل پانا چاہتے ہیں تو ہمیں مسیح کی پیروی کرنا ہو گی۔ جلال پانے کے لئے خدا کے قابل بننا پڑتا ہے۔ اور اِسی تجربہ سے مسیح کے پیروکار گزریں گے، جب خداوند یسوع مسیح اِس دُنیا میں دوبارہ آئیں گے۔

چوتھا باب

گُناہ کا شخص

(۲۔تِھسّلُنیکیوں ۲:۱۔۶)

تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے نام اپنے اِلہامی خطوط میں پولس رسول لکھتا ہے کہ مسیح یسوع کی دُنیا میں دوبارہ آمد پر مسیح کے لوگ جلال، اور اُن کو ستانے و اذیت دینے والے سزا پائیں گے۔ اِس کی روشنی میں یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ ایسا کب ہو گا۔ اپنے دوسرے اِلہامی خط کے ۲ باب کی ایک سے ۶ آیت میں پولس رسول لکھتا ہے، ''اَے بھائیو! ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کے آنے اور اُس کے پاس اپنے جمع ہونے کی بابت تم سے درخواست کرتے ہیں کہ کسی رُوح یا کلام یا خط سے جو گویا ہماری طرف سے ہو یہ سمجھ کر کہ خداوند کا دِن آ پہنچا ہے تمہاری عقل دفعتہً پریشان نہ ہو جائے اور نہ تم گھبراؤ۔ کسی طرح سے کسی کے فریب میں نہ آنا کیونکہ وہ دِن نہیں آئے گا جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو، جو مخالفت کرتا ہے اور ہر ایک سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہے اپنے آپ کو بڑا ٹھہراتا ہے، یہاں تک کہ وہ خدا کے مَقدِس میں بیٹھ کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے۔ کیا تمہیں یاد نہیں کہ جب مَیں تمہارے پاس تھا تو تم سے یہ

باتیں کہا کرتا تھا؟ اَب جو چیز اُسے رُوک رہی ہے تاکہ وہ اپنے خاص وقت پر ظاہر ہو اُس کو تم جانتے ہو۔''

پولس رسول یہ سب لکھنے میں حق بجانب ہے کیونکہ کسی نے تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کو بتایا کہ مسیح تو پہلے ہی دُنیا میں واپس آ چُکا ہے۔ دُنیا میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اُن کے پاس خاص علم ہے یا یہ کہ خدا نے اُن پر یہ نازل کِیا ہے۔ ہم لوگوں کے ایسے دعوؤں کو کیسے پرکھ و پہچان سکتے ہیں؟ پاک کلام میں ایک اہم اُصول ہے جو ہماری اِس سلسلے میں راہنمائی کر سکتا ہے۔ ''یسوع مسیح کل اور آج بلکہ اَبد تک یکسان ہے۔'' (عبرانیوں ۸:۱۳)

اگر کوئی پیغام یا پیشین گوئی نبیوں اور رسولوں کو مسیح کے رُوح کی تحریک سے نازل ہونے والے پیغام و پیشین گوئی سے نہیں ملتی تو ظاہر ہے کہ وہ جھوٹ اور فریب ہے۔

پولس رسول اپنے پہلے اِلہامی خط میں مسیح کی آمد کے بارے میں کہہ چُکا ہے کہ ''...خداوند خود آسمان سے للکار اور مُقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اُتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اُٹھیں گے۔'' (۱۔تھسلنیکیوں ۱۶:۴)

اِس کی روشنی میں تھسلنیکے کے رہنے والے مسیحیوں کو معلوم ہونا چاہیے تھا کہ مسیح ابھی دُنیا میں نہیں آیا۔ اُس کی دُنیا میں دوبارہ آمد کوئی ڈھکی چھپی بات

نہیں ہو گی، بلکہ بہت ہی واضح اور کسی بھی قِسم کی غلطی فہمی سے بالکل پاک ہو گی۔

مسیح یسوع کی دُنیا میں آمد نہ صرف کسی بھی قِسم کے شک و شبہہ سے پاک ہو گی بلکہ پولس رسول کے مطابق مسیح کی آمد سے پہلے کچھ باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ مسیح کے دُنیا میں آنے سے پہلے ہر طرف برگشتگی ہو گی، مگر برگشتگی کِس کے خلاف؟ پولس رسول اِس کی تشریح کرتے ہوئے کہتا ہے کہ دُرست اور صحیح تعلیم سے منہ موڑ لینا۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ مسیح اور رسولوں کی تعلیم کا اِنکار۔

اِس برگشتگی کا ایک اثر یہ ہو گا کہ وہ ہستی ظاہر ہو گی جس کو پولس رسول ''گناہ کا شخص'' کہتا ہے۔ مگر یہ ہے کون؟ پولس رسول گناہ کے شخص کی خصلت و کردار کے بارے میں کچھ لکھتا ہے تاکہ لوگ اُس کو پہچان سکیں۔ سب سے پہلی بات یہ کہ وہ مخالفت کرتا ہے۔ گناہ کے شخص کی یہ وضاحت و تشریح بالکل مناسب ہے کیونکہ پاک کلام میں لکھا ہے، ''جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ شرح کی مخالفت کرتا ہے اور گناہ شرح کی مخالفت ہی ہے۔'' (۱۔یوحنا ۳:۴)

یہ شخص خدا کے بنائے ہوئے قانون کی مخالفت نہیں کرتا ہے کیونکہ وہ اِن سے بے خبر ہے بلکہ اِس لئے کہ اُس نے جان بوجھ کر باغیانہ روِش اِختیار کرتے ہوئے خدا کی مرضی کے خلاف چلنا پسند کِیا۔ ''گناہ کا شخص'' نہ صرف خدا کے قانون کی مخالفت کرتا ہے بلکہ وہ اپنے آپ کو خدا سے بھی عظیم و اعلیٰ ہستی بنا کے پیش کرتا ہے۔ ایک طرح سے اُس کا ایسا کرنا دُرست ہے کیونکہ جو خدا

کے برعکس اپنی مرضی کو ترجیح دیتے ہیں اُن کا دماغ اپنے بارے میں ایسے ہی سوچتا ہے، مگر یہ شخص دو ہاتھ آگے ہی نکل گیا ہے۔ وہ اپنے آپ کو سب معبودوں سے زیادہ بڑا اور افضل بناتا ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اپنے آپ کو خدا بنا کے غلط قِسم کی پرستش و عبادت کو فروغ دیتا ہے۔

گناہ کے شخص کی ایک خصلت و عادت یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدا کے مَقدِس میں بیٹھ کر بڑا بناتا ہے۔ شائد آپ کے ذہن میں سوال ہو کہ خدا کا مَقدِس کیا ہے، اور اِس سے کیا مُراد ہے؟ پولس رسول اپنے ایک اَور خط میں اِس کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے، ''...اَب تم پردیسی اور مسافر نہیں رہے بلکہ مُقدسوں کے ہموطن اور خدا کے گھرانے کے ہو گئے، اور رسولوں اور نبیوں کی نیو پر جِس کے کونے کے سِرے کا پتھر خود مسیح یسوع ہے تعمیر کئے گئے ہو۔ اُسی میں ہر ایک عمارت مِل مِلا کر خداوند میں ایک پاک مَقدِس بنتا جاتا ہے۔'' (افسیوں ۲:۱۹-۲۱)

کلامِ پاک کے اِس بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کے مَقدِس سے مُراد، ایمانداروں کی ایک جماعت کی شکل میں خدا کے لوگ ہیں۔ کلیسیا کو مخاطب کرنے کا یہ ایک اَور انداز یا طریقہ ہے۔ پولس رسول کا تھسلنیکے کے مسیحیوں کو کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ''گناہ کا شخص'' اپنے آپ کو کلیسیا میں بڑا بناتا ہے۔ وہ مسیح کے پیغام کو توڑ مروڑ کر پیش کرے گا، اور اِس جعلسازی اور دھوکے میں وہ اِس حد تک آگے نکل جائے گا کہ اپنے آپ کو خدا سمجھنے لگے گا،

اور لوگوں سے توقع کرے گا کہ اُس کی آسمانی خدا کی طرح عبادت و پرستش کریں۔

گناہ کے شخص کے ظاہر ہونے کے بارے میں کئی قیاس آرائیاں کی گئی ہیں مگر پولس رسول اِس بارے میں بالکل صحیح بتاتا ہے کہ وہ کب ظاہر ہو گا۔ وہ کہتا ہے کہ گناہ کے شخص کو کوئی چیز ظاہر ہونے سے رُوک رہی ہے، اور اُسے تم یعنی تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکار، اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ ذہن میں رہے کہ پولس رسول نے یہ خط ۲۰۰۰ سال پہلے لکھا تھا۔ اُس زمانے کے لوگ اُس وقت جانتے تھے کہ اُس کا اِشارہ کِس طرف ہے۔ جو چیز گناہ کے شخص کو ظاہر ہونے سے رُوک رہی تھی، اُس کا یقیناً اُس زمانے میں وجود تھا۔ مسیحی مُصنف جو رسولوں کے زمانے کے کچھ ہی مدت بعد تک زندہ رہے، اِن حالات و واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ پولس جن باتوں کی طرف اِشارہ کر رہا ہے اور جو چیز گناہ کے شخص کو ظاہر ہونے سے رُوک رہی ہے، وہ ہے سلطنتِ رُوم۔

کچھ اَور بھی ہے جس کی روشنی میں ہم اِس بیان کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ یہ تو صاف ظاہر ہے کہ ''گناہ کا شخص'' کی اِصطلاح سے مُراد کوئی خاص ایک آدمی نہیں۔ بائبل مقدس کی پیشین گوئی کے مطابق ایک شخص یا ایک حیوان، ایک شہر، ایک سلطنت، یہاں تک کہ کسی فلسفہ یا نظریئے کی نمائندگی کر سکتا ہے۔ مختصر یہ کہ پولس رسول یہ کہنا چاہتا ہے کہ خدا کے خلاف دھوکے و فریب پر مبنی جھوٹا نظام اپنے آپ کو الٰہی اِختیار سے بھرپور مسیح کو کلیسیا ہونے کا دعویٰ کرے

گا۔ تاریخ پر ایک نظر ڈالیں تو حقیقت سامنے آئے گی کہ سلطنتِ رُوم کے گرنے کے زمانے میں وہ کلیسیا جو رُوم میں تھی، حکومت کے اِختیارات زبردستی اپنے قبضے میں کر لئے، جس کی وجہ سے وہ دھوکے اور فریب کی دلدل میں جا پھنسا۔

مسیح کے پیروکار کے لئے پولس رسول کے خط سے دو باتیں حوصلہ، تسلی اور اُمید دینے والی ہیں۔ وہ ''گناہ کے شخص'' کو ''ہلاکت کا فرزند'' کہتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ یہ ہستی جو اپنے آپ کو خدا اور اُس کے قانون سے بھی کہیں اعلیٰ و افضل سمجھتی ہے، مگر وہ دِن دُور نہیں جب یہ تباہ و برباد ہو جائے گی۔ پولس یہ بھی کہتا ہے کہ گناہ کا شخص اپنے خاص وقت پر ظاہر ہو گا۔ آسمانی خدا کے ہاتھ میں سب کچھ ہے، وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اُسی کی مرضی پوری ہو گی۔

پانچواں باب

حق کی محبت

(۲۔تِھسّلُنیکیوں ۲:۷۔۱۲)

تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کو لکھتے ہوئے پولس رسول کہتا ہے کہ مسیح یسوع اُس وقت تک دُنیا میں واپس نہیں آئے گا جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو اور کلیسیا کی حالت بگڑ نہ جائے۔ اَب سوال یہ ہے کہ کوئی مسیح کی زندگی دینے والی تعلیم کو چھوڑ کر ہلاکت کی طرف دھکیلنے والی جھوٹی تعلیم کی طرف راغب کیوں ہو؟ اپنے اِلہامی خط کے دوسرے باب کی ۷ سے ۱۲ آیت میں پولس رسول وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے، ''کیونکہ بے دینی کا بھید تو اَب بھی تاثیر کرتا جاتا ہے مگر اَب ایک رُوکنے والا ہے اور جب تک کہ وہ دُور نہ کِیا جائے رُوکے رہے گا۔ اُس وقت وہ بے دین ظاہر ہو گا جِسے خداوند یسوع اپنے منہ کی پُھونک سے ہلاک اور اپنی آمد کی تجلّی سے نیست کرے گا، اور جس کی آمد شیطان کی تاثیر کے مُوافق ہر طرح کی جھوٹی قدرت اور نشانوں اور عجیب کاموں کے ساتھ۔ اور ہلاک ہونے والوں کے لئے ناراستی کے ہر طرح کے دھوکے کے ساتھ ہو گی اِس واسطے کہ اُنہوں نے حق کی محبت کو اِختیار نہ کِیا جس سے اُن کی نجات ہوتی۔ اِسی سبب سے خدا اُن کے پاس گمراہ کرنے والی تاثیر

بھیجے گا تاکہ وہ جھوٹ کو سچ جانیں، اور جتنے لوگ حق کا یقین نہیں کرتے بلکہ ناراستی کو پسند کرتے ہیں وہ سب سزا پائیں۔"

پولس رسول بے دینی کے بھید کے بارے میں لکھتا ہے۔ یہ خدا کی مرضی کے بھید کی نقل یا جھوٹی شکل ہے جس کا ذکر پولس نے افسیوں کے خط میں کِیا ہے۔ بے دینی اور خدا کی مرضی دونوں کے لئے لفظ "بھید" اِستعمال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اِن میں سے کوئی بھی واضح نہیں تھا۔ جس طرح ایک ایسا وقت تھا جب خدا کی مرضی ابھی ظاہر نہیں ہوئی تھی، اُسی طرح پولس رسول کے لکھنے کے وقت تک گناہ کا شخص ابھی ظاہر نہیں ہوا تھا۔ جس طرح خدا کی مرضی مسیح یسوع کے وسیلہ سے ظاہر ہوئی، اُسی طرح گناہ کا شخص ظاہر ہو گا جب اُس کا رُوکنے والا دُور کِیا جائے گا، پھر وہ اپنی شناخت اور شخصیت کو چھپا نہ سکے گا۔

تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکار پہلے سے جانتے تھے کہ پولس کیا کہہ رہا ہے۔ بے دینی پہلے ہی سے اپنا کام دِکھا رہی تھی مگر اِسے رُوکا ہوا تھا۔ وہ کیا چیز تھی جو بے دینی کو رُوکے ہوئے تھی؟ پہلے زمانے کے مسیحی سمجھتے تھے کہ یہ رُوم کی سلطنت ہے جو اُسے رُوکے ہوئے تھی۔ سلطنتِ رُوم کے زوال اور گرنے سے بے دینی نے کھلم کھلا اپنے آپ کو دُنیا پر ظاہر کر دیا۔ یہ بات بھی یاد رکھنا ہے کہ بے دینی کوئی شخص نہیں بلکہ ایک نظام ہے۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جب سلطنتِ رُوم اپنے زوال کو پہنچی، اُس زمانے کی اِس خاص کلیسیا نے جس کا تعلق رُوم سے تھا، سیاسی طاقت اپنے میں لے لی۔ ایسا کرنے سے

اُس نے اپنے آپ کو مسیح کی تعلیم سے دُور کر دیا، اور اپنی طاقت و اِختیار سے وفادار مسیحیوں پر ظلم و اذیت کا بازار گرم کر دیا۔

اگرچہ پولس لکھتا ہے کہ بے دینی کا یہ نظام نہائت طاقت ور لگتا ہے، مگر اپنی طاقت و اختیار کے باوجود مسیح کے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا۔ خواہ اُس کے پاس دُنیا کی کُل طاقت و اِختیار کیوں نہ ہو، خداوند مسیح اُسے اپنے منہ کی پھونک سے تباہ و برباد کر دے گا۔ اگر اِنسانی نقطۂ نگاہ سے دیکھیں تو وہ واقعی عظیم شان و شوکت والا ہے، مگر مسیح کے آسمانی جاہ و جلال اور تجلی کے سامنے وہ کچھ بھی نہیں۔ وہ نیست و نابود ہو جائے گا۔ مسیح کی الوہیت سے بھر پور نور و تجلی اُس کی جھوٹی دُھوم دھام اور شان و شوکت کی قلعی کھول دے گی۔

اگر اِس جھوٹی شان و شوکت میں لپٹے جعلی نظام کی مسیح کے نور و تجلی کے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہے تو پھر لوگ اِس کی پیروی کیوں کرتے ہیں؟ ایک وجہ تو یہ ہے کہ یہ نظام جھوٹ پر مبنی ہے۔ یہ بتاتا کچھ ہے اور دِکھاتا کچھ۔ اپنے آپ کو یوں ظاہر کرتا ہے کہ جیسے خدا کی طرف سے ہے مگر حقیقت میں یہ شیطان سے طاقت و قوت لے کر اپنے سارے کام کرتا ہے۔ اِس میں کوئی حیرت کی بات نہیں کہ معصوم اور ناسمجھ لوگ شیطان کے کام کو خدا کا کام سمجھ کر دھوکا کھا جاتے ہیں۔ جیسا کہ پاک کلام میں لکھا ہے، ”...شیطان بھی اپنے آپ کو نُورانی فرشتہ کا ہمشکل بنا لیتا ہے۔ پس اگر اُس کے خادم بھی راستبازی کے خادموں کے ہمشکل بن جائیں تو کچھ بڑی بات نہیں...“ (۲-کرنتھیوں ۱۱:۱۴-۱۵)

اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ معجزات خدا کا ایک نشان ہے اور کرنے والا خدا کا کام کر رہا ہے۔ ہاں، یہ سچ ہے کہ رسولوں نے مسیح کے پیغام کی تبلیغ و پرچار اور مستند ثابت کرنے کے لئے معجزات دِکھائے تاکہ لوگ جانیں کہ خدا اُن کے ساتھ ہے۔ مگر پولس رسول بڑی وضاحت سے کہتا ہے کہ ہمیں جو معجزات، عجیب کام اور نشان نظر آتے ہیں اکثر نقلی اور جعلی ہیں، اور اگر کوئی واقعی معجزہ ہے بھی تو ممکن ہے کہ شیطان کی طاقت و قوت سے کِیا گیا ہو۔ اَب سوال یہ ہے کہ فرق کیسے معلوم ہو گا کہ معجزہ خدا کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے؟ مسیح نے ہمیں اِس بارے میں ایک بہت ہی اہم اُصول دیا ہے۔ متی کی اِنجیل میں لکھا ہے، ''اُن کے پھلوں سے تم اُن کو پہچان لو گے...'' (متی ۷:۱۶) دوسرے لفظوں میں یہ کہ ہم اُن کی زندگی میں الٰہی روشنی دیکھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف ہے یا نہیں، معجزات خدا کی طرف سے ہیں یا شیطان کی طرف سے، اِس کی بھرپور پہچان و فرق جاننے کے لئے ہمیں معجزہ کرنے والے کی شخصیت و کردار، اور اُس کے طریقۂ کار پر نظر ڈالنی ہو گی۔

پولس رسول نہ صرف معجزات کو بے دینی کے شخص کے ساتھ منسوب کرتا ہے بلکہ ہر طرح کی ناراستی بھی اُسی کا حِصہ ہے۔ ہاں، یہ بات بھی سچ ہے کہ اگر کوئی جھوٹے اور نقلی معجزات کرتا ہے تو یقیناً وہ شیطان کی طرف سے ہے، اور اگر کوئی حقیقی معجزات کی آڑ میں لوگوں کو دھوکا و فریب دے رہا ہے، اگر وہ معجزات کی آڑ میں دوسروں پر اپنی طاقت و اِختیار کا رُعب جمانا چاہتا ہے، اگر وہ معجزات دِکھا کر اپنا ذاتی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو ایسا شخص شیطان کی

طرف سے ہے۔ اور اگر کوئی اِن معجزات اور عجیب کاموں کی وجہ سے دھوکا و فریب کھاتا ہے تو وہ اِنہی کے سبب سے ہلاک ہو گا۔

مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ کوئی کیوں دھوکا و فریب کھا کے اپنے آپ کو ہلاکت و تباہی کی طرف لے جاتا ہے؟ پولس رسول کہتا ہے کہ لوگ اِس لئے ہلاک ہوتے ہیں کیونکہ وہ حق و سچائی کا اِنکار کرتے ہیں۔ اگر کوئی حق و سچائی سے منہ موڑ لیتا ہے تو اُس کے پاس صرف ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے یعنی جھوٹ و فریب۔ اور جب ہم جھوٹ و فریب کو قبول کر لیتے ہیں تو پھر ہم شیطان کے ہاتھوں میں کھیلتے ہیں کیونکہ مسیح یسوع نے فرمایا کہ ابلیس یعنی شیطان، ''...جھوٹا ہے بلکہ جھوٹ کا باپ ہے۔'' (یوحنا ۸:۴۴) اور اِس کے برعکس مسیح نے اپنے بارے میں خود فرمایا، ''...راہ اور حق اور زندگی مَیں ہوں، کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔'' (یوحنا ۱۴:۶)

مطلب بالکل واضح ہے۔ اگر ہم حق و سچائی کا اِنکار کرتے ہیں تو ہم مسیح کو بھی رَد کرتے ہیں، اور اگر ہم مسیح کو رَد کرتے ہیں تو ہم خدا سے اپنا ٹوٹا ہوا رشتہ پھر سے جوڑ نہیں سکتے، اور اگر ہم خدا کے ساتھ اپنا رشتہ نہیں جوڑتے تو پھر ہمارے پاس ہلاکت کے سِوا کوئی اَور راستہ نہیں رہ جاتا۔

پولس رسول کہتا ہے کہ جو حق و سچائی کو قبول نہیں کریں گے خدا اُن کے پاس گمراہ کرنے والی تاثیر بھیجے گا۔ ہمیں ایک اہم بات کی وضاحت کرنا ہے۔ پاک کلام میں لکھا ہے، ''...خدا کا جھوٹ بولنا ممکن نہیں...'' (عبرانیوں ۶:۱۸)

پولس رسول یہ نہیں کہہ رہا کہ نعوذباللہ کہ خدا جھوٹ بولتا یا دھوکا دیتا ہے۔ جھوٹ بولنا اور دھوکا دینا شیطان کا کام ہے۔ لیکن جب کوئی اپنی مرضی سے جان بوجھ کر حق کا اِنکار کر کے گمراہی کی راہ پر چل پڑے تو ظاہر ہے کہ خدا اُس کو ہلاکت کی راہ پر چلنے دے گا، اور اُس کو گمراہی میں ہی بھٹکنے دے گا تاکہ ہلاک ہو۔ بائبل مقدس میں ایک اَور مقام پر لکھا ہے کہ خدا، ''...کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے۔'' (۲۔پطرس ۹:۳)

اگر ہم جان بوجھ کر مسیح کے وسیلہ سے بنی نوع اِنسان کے لئے خدا کے نجات بخش منصوبے و ارادے کو رَد کرتے ہیں، تو ہم اپنی تباہی و بربادی کے ہولناک نتائج کے ذمہ دار خود ہوں گے۔ شائد کسی کو لگے کہ یہ تو بہت ہی سخت سزا ہے، مگر پولس رسول اِس کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جو حق و سچائی کا اِنکار کرتے ہیں وہ گمراہی و بدکاری میں خوش رہتے ہیں۔ اَب آپ خود سوچیئے کہ خدا کے پاس اِنصاف کا کون سا راستہ رہ جاتا ہے؟ صرف یہی کہ جو اُس کے مقدس نام اور طبیعت پر داغ لگاتے ہیں اُن کو تباہ و برباد کر دے۔ اِس کی روشنی میں ہم سب کو اپنے آپ سے پوچھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم حق و سچائی کو پسند کرتے ہیں یا گمراہی و بدکاری میں ہی خوش ہیں؟

چھٹا باب

خُدا کا بُلانا

(۲۔تھِسؔلُنیکیوں ۲:۱۳۔۱۷)

بُنیادی طور پر دُنیا میں دو قِسم کے لوگ ہوتے ہیں، ایک وہ جو اپنے گناہوں سے نجات پا کر مسیح یسوع کے ساتھ رہیں گے اور دوسرے وہ جو مسیح کا اِنکار کرنے کے سبب سے ابدی سزا پائیں گے۔ پولس رسول تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے نام اپنے دوسرے اِلہامی خط میں وہ سبب و وجہ بتاتا ہے جس کے باعث لوگ ہمیشہ کی سزا پائیں گے، ''...جتنے لوگ حق کا یقین نہیں کرتے بلکہ ناراستی کو پسند کرتے ہیں وہ سب سزا پائیں گے۔'' (۲۔تھسلنکیوں ۲:۱۲)

ہمیشہ کی سزا پانے والوں کے برعکس وہ نجات بخش لوگ ہیں جو ہمیشہ کی زندگی کا مزہ لیں گے۔ یہ کون لوگ ہیں اور اِن کا کردار، سیرت و خوبیاں کیا ہوں گی؟ دوسرے باب کی ۱۳ سے ۱۷ آیت میں پولس رسول لکھتا ہے، '' لیکن تمہارے بارے میں اَے بھائیو! خداوند کے پیارو ہر وقت خدا کا شکر کرنا ہم پر فرض ہے کیونکہ خدا نے تمہیں اِبتدا ہی سے اِس لئے چُن لیا تھا کہ رُوح کے ذریعہ سے پاکیزہ بن کر اور حق پر ایمان لا کر نجات پاؤ، جس کے لئے اُس نے تمہیں ہماری خوشخبری کے وسیلہ سے بُلایا تاکہ تم ہمارے خداوند یسوع مسیح کا

جلال حاصل کرو۔ پس اَے بھائیو! ثابت قدم رہو اور جن روایتوں کی تم نے ہماری زبانی یا خط کے ذریعہ سے تعلیم پائی ہے اُن پر قائم رہو۔ اَب ہمارا خداوند یسوع مسیح خود اور ہمارا باپ خدا جس نے ہم سے محبت رکھی اور فضل سے ابدی تسلی اور اچھی اُمید بخشی، تمہارے دِلوں کو تسلی دے اور ہر ایک نیک کام اور کلام میں مضبوط کرے۔''

نجات پانے والے لوگوں کی ایک خصُوصیت یہ ہے کہ وہ خدا کے پیارے ہیں۔ کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ خدا اُنہیں پیار نہیں کرتا جو ابدی سزا پائیں گے؟ نہیں، پاک کلام میں لکھا ہے، ''...جب ہم گناہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر مؤا۔'' (رومیوں ۵:۹)

اَب سوال یہ ہے کہ اگر مسیح گناہگاروں کے لئے مؤا تو پھر کچھ ہی لوگ کیوں نجات پاتے ہیں؟ خدا کی محبت کے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم جواب کیا دیتے ہیں۔ پاک کلام میں لکھا ہے، ''...تُو اُس کی مہربانی اور تحمل اور صبر کی دولت کو ناچیز جانتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ خدا کی مہربانی تجھ کو توبہ کی طرف مائل کرتی ہے؟'' (رومیوں ۲:۴)

اگر ہم گناہ سے توبہ نہ کر کے خدا کی محبت کا اِنکار کرتے ہیں تو ظاہر ہے کہ ہمیں اُس کی ابدی سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔

نجات پانے والے لوگوں سے نہ صرف خدا نے محبت کی بلکہ اُس نے اُن کو اِبتدا ہی سے نجات کے لئے چُن لیا تھا۔ کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے پہلے ہی چُن لیا تھا کہ کون نجات پائے گا اور کون سزا، اور ہماری اِس مسئلے

میں کوئی ذمہ داری یا مرضی شامل نہیں؟ ایسا ہرگز نہیں۔ خدا نے ہم سب کو آزادی دی ہے کہ اپنے لئے جو بھی راستہ چاہیں چُن لیں۔ اور اگر ایسا ہی ہے تو خدا نے نجات پانے کے لئے اِبتدا سے کیسے چُن لیا؟ شائد اِس سے خدا کے ارادے و مرضی کا پتہ چلتا ہے۔ کوئی ایسا وقت اور لمحہ نہیں جب خدا نے بنی نوع اِنسان کو نجات پانے کے لئے نہ بُلایا ہو۔ مثال کے طور پر اگرچہ مسیح یسوع دُنیا میں رہا اور رُومی سلطنت کے زمانے میں ہمارے گناہوں کی خاطر صلیب پر لٹکا دیا گیا، پاک کلام میں ایک مقام پر مسیح کے بارے میں لکھا ہے، "برہ ...جو بنایِ عالم کے وقت سے ذبح ہُوا ہے..." (مکاشفہ ۸:۱۳) اِس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمارے گناہوں کی خاطر مسیح یسوع کی موت ہمیشہ سے یعنی دنُیا کی تخلیق سے پہلے ہی سے خدا کے منصوبہ میں شامل تھی۔

یہ بھی ممکن ہے کہ پولس رسول کا یہ کہنا کہ "خدا نے تمہیں اِبتدا ہی سے اِس لئے چُن لیا تھا،" کا مطلب یہ ہوا کہ خدا کو اِس کا پہلے علم تھا۔ اگرچہ خدا اپنی پسند کِسی پر زبردستی مُسلط نہیں کرتا، مگر وہ اِبتدا سے ہی جانتا ہے کہ بنی نوع اِنسان کِس راستے پر چلیں گے یا اپنے لئے کیا پسند کریں گے۔ جیسا کہ پولس رسول ایک اَور مقام پر لکھتا ہے، "...جن کو اُس نے پہلے سے جانا اُن کو پہلے سے مقرر بھی کِیا..." (رومیوں ۲۹:۸)

خدا نجات کیسے دیتا ہے؟ پولس رسول کہتا ہے کہ پاک رُوح کے ذریعہ۔ اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ کچھ اچھے اور نیک کام کریں گے تو خدا اُن کے گناہ معاف کر دے گا، یا اُن کے بدلے نجات پائیں گے۔ ایسا ہرگز

نہیں ہے۔ ہم کوئی بھی ایسا کام نہیں کر سکتے جس کی بِنا پر ہماری بخشِش و معافی ہوسکتی ہے۔ خدا کی لازوال طاقت و قدرت ہی ہے جو ہمیں پاک صاف بنا کے نجات دے سکتی ہے۔ وہ اپنی پاک رُوح مسیح کے پیروکاروں پر نازل کرتا ہے تاکہ وہ نہ صرف پاک و مقدس بنیں بلکہ ہمیشہ اِسی حالت میں ہی رہیں۔

نجات پانے کے لئے دوسرا اہم پہلو یہ ہے کہ حق پر اِیمان لائیں۔ یہ اُن سے بالکل برعکس ہے جن کا ذکر پولس رسول نے آیت ۱۰ سے ۱۱ میں کِیا ہے، جہاں وہ کہتا ہے کہ لوگ اِس لئے ہلاک ہوں گے کہ اُنہوں نے حق کی محبت کو اِختیار نہ کِیا جس سے اُن کی نجات ہوتی۔ اَب یہ حقیقت بالکل عیاں ہے کہ پاک رُوح اور حق پر اِیمان دونوں کے بغیر کوئی بھی اِنسان نجات نہیں پا سکتا اور یہ مسیح یسوع کی تعلیم کے عین مطابق ہے۔ جب اُن سے عبادت کے بارے میں سوال کِیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا، ”...وہ وقت آتا ہے بلکہ اَب ہی ہے کہ سچے پرستار باپ کی پرستِش رُوح اور سچائی سے کریں گے کیونکہ باپ اپنے لئے ایسے ہی پرستار ڈھونڈتا ہے۔ خدا رُوح ہے اور ضرور ہے کہ اُس کے پرستار رُوح اور سچائی سے پرستِش کریں۔“ (یوحنا ۴: ۲۳-۲۴)

اَب سوال یہ ہے کہ خدا کِسی کو نجات کے لئے کیسے بُلاتا ہے؟ پولس رسول کہتا ہے کہ جن لوگوں کو وہ اپنا یہ اِلہامی خط لکھ رہا ہے اُن کو ہماری خوشخبری نے بُلایا ہے۔ اگرچہ پولس خوشخبری کو اپنی خوشخبری کا نام دیتا ہے مگر اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اُس نے اِسے خود تیار کِیا ہے۔ پہلے باب کی ۸ آیت میں اُس نے پہلے ہی وضاحت کر دی ہے کہ یہ ”...ہمارے خداوند یسوع کی

خوشخبری...'' ہے۔ اپنی خوشخبری کہنے سے اُس کی مُراد صرف یہ ہے کہ اُس نے اِس کی پہلے خود تابعداری کی اور پھر اِس کا پرچار و تبلیغ کی۔

اور اَب سوال یہ ہے کہ خدا اِنسان کو نجات کے لئے کیوں بُلاتا ہے؟ تاکہ ہم مسیح یسوع کے جلال میں شامل ہوں۔ دُنیا میں بہت سے لوگ دُنیاوی جلال اور شان و شوکت ڈھونڈتے ہیں، بہت سے ہیں جو شہرت و دولت حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں، مگر نہیں جانتے کہ دُنیا کی شان و شوکت، شہرت و دولت عارضی ہے۔ مسیح یسوع نے اِس بارے میں فرمایا، ''...آدمی اگر ساری دُنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہو گا؟'' (مرقس ۸:۳٦)

صرف وہی لوگ جو مسیح کی پیروی کرتے ہیں مسیح کا ابدی جلال حاصل کریں گے۔ پطرس رسول اِس بارے میں کہتا ہے، ''...ایک غیرفانی اور بے داغ اور لازوال مِیراث کو حاصل کریں۔'' (۱-پطرس۱:۴)

ہم مسیح کے جلال کو کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ پولس رسول کہتا ہے کہ ثابت قدم رہ کر۔ یونانی زبان میں جو لفظ پولس رسول اِستعمال کرتا ہے وہ فوجی یا آرمی کی اِصطلاح میں اُس محافظ کی تصویر کھینچتا ہے جو اپنی چوکی یا پوسٹ پر چاق و چوبند کھڑا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ ہمارا ایمان کبھی نہ ڈگمگائے، بلکہ اُس پر ڈٹے رہیں، خواہ حالات و واقعات کیسے بھی کیوں نہ ہوں اور خواہ کتنی بھی مخالفت و اذیت کا سامنا کیوں نہ ہو۔

مسیح کا جلال حاصل کرنے کے لئے ہمیں اُس کی تعلیم پر قائم و دائم رہنے کی ضرورت ہے۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو مسیح اور رسولوں کی تعلیم کو اپنے ماحول، زمانے و حالات کے مطابق تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مگر پاک کلام میں صاف لکھا ہے، ''یسوع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔'' (عبرانیوں ۸:۱۳)

اگر ہم مسیح کے جلال کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو لازم ہے کہ اُس کی تعلیم کے ساتھ وفادار و قائم رہیں، جیسا کہ پولس رسول اِنجیلِ مقدس میں ایک اَور مقام پر لکھتا ہے وہ لوگ جو مسیح کے ساتھ قائم و دائم رہتے ہیں، وہ ''...ہر ایک تعلیم کے جھوکے سے مَوجوں کی طرح اُچھلتے بہتے نہ پھِریں۔'' (افسیوں ۱۴:۴)

مگر ہمیں مسیح کی تعلیم پر قائم و دائم رہنے کے لئے طاقت و قوت کہاں سے مِلے گی؟ ہماری طاقت و قوت خدا اور مسیح ہے۔ وہ نہ صرف اُمید بلکہ ابدی تسلی اور حوصلہ دیتا ہے۔ جیسا کہ خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا، ''...مَیں تجھ سے ہرگز دست بردار نہ ہوں گا اور کبھی تجھے نہ چھوڑوں گا۔'' (عبرانیوں ۵:۱۳)

ساتواں باب

خُداوند سچا ہے

(۲۔تھِسّلُنیکیوں ۳:۱۔۵)

آج دُنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے کبھی آپ نے سوچا ہے کہ اِس کا حل کیا ہے؟ جدِھر دیکھئے دھوکا و لالچ، نفرت و حقارت کا بازار گرم ہے۔ کہیں مکر و فریب، کہیں قتل و خون، کہیں حسد و لالچ، کہیں بدکاری و شہوت پرستی اور کہیں ایک مُلک دوسرے مُلک کے خلاف جنگ کی تیاریاں کر رہا ہے۔ تمام مُلکی قوانین کے پاس ہونے کے باوجود، امن کی تمام کانفرنسوں اور آپس کے مذاکرات کے باوجود آج تک اِن مسائل کا کوئی حل نہیں نکل سکا۔ کیا کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمارے قوانین اور آپس کے معاہدے صرف علامات اور نشانات کو دُور کرنے کی کوشش میں ہیں، اُن کی جڑ یعنی بُنیادی تکلیف کا علاج نہیں کر رہے؟ تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے نام اپنے دوسرے الہامی خط میں پولس کہتا ہے کہ بدکاری و گمراہی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ لوگ نہ تو حق کی محبت کو اِختیار کرتے ہیں اور نہ ہی اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اَب سوال یہ ہے کہ اِس کا حل کیا ہے؟ ۳ باب کی ایک سے ۵ آیت میں پولس رسول لکھتا ہے، ''غرض اَے بھائیو! ہمارے حق میں دُعا کرو کہ خداوند کا کلام ایسا جلد پھیل جائے اور جلال پائے جیسا تم میں، اور کجرَو اور بُرے آدمیوں سے ہم بچے رہیں کیونکہ

سب میں ایمان نہیں۔ مگر خداوند سچا ہے۔ وہ تم کو مضبوط کرے گا اور اُس شریر سے محفوظ رکھے گا۔ اور خداوند میں ہمیں تم پر بھروسا ہے کہ جو حکم ہم تمہیں دیتے ہیں اُس پر عمل کرتے ہو اور کرتے بھی رہو گے۔ خداوند تمہارے دِلوں کو خدا کی محبت اور مسیح کے صبر کی طرف ہدایت کرے۔''

اگر ہمارے اِرد گرد پھیلی ہوئی بدکاری اور گمراہی کی وجہ یہ ہے کہ لوگ حق کی محبت کو نہیں جانتے تو پھر اِس مسئلے کا حل خداوند کے کلام میں ہے۔ خداوند کے کلام سے کیا مطلب ہے؟ یہ بالکل اُسی طرح ہے جس طرح سے ''ہمارے خداوند کی خوشخبری'' جس کا ذکر پولس رسول نے پہلے باب کی آیت ۸ میں کِیا ہے۔ صرف مسیح یسوع ہی ہے جو ہمارے لئے خوشخبری لا سکتا ہے۔ دوسرے مذاہب میں بُرے کام کرنے والوں کے لئے صرف سزا کا پیغام ہے، لیکن مسیح نہ صرف گناہوں سے معافی دیتا ہے بلکہ ہماری طبیعت اور زندگی کو ہی بدل ڈالتا ہے تاکہ ہم آئندہ گناہ نہ کریں۔

جب ہم دُنیا میں بدکاری اور گمراہی کو دیکھتے ہیں تو ہم اکثر بے بس و مجبور نظر آتے ہیں کہ کیا کریں؟ لیکن پولس رسول جن کو یہ الہامی خط لکھ رہا ہے، کہتا ہے کہ دُعا کریں کہ خداند کا کلام جلد پھیل جائے۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ ہماری دُعاؤں میں اِتنا اثر ہے کہ اُن سے اِرد گرد پھیلے ہوئے حالات میں تبدیلی آ سکتی ہے۔ شائد ایک وجہ جس کی بِنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ دُنیا میں اِس قدر بدکاری و گمراہی پھیل رہی ہے کہ ہم اِس کے لئے ویسے دُعا نہیں کرتے جیسے

کرنی چاہیے۔ اِنجیلِ مقدس میں یعقوب نبی کہتا ہے، ”...راستباز کی دُعا کے اثر سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔“ (یعقوب ۵:۱۶)

آج ریڈیو، ٹی وی اور اخبار کا زمانہ ہے۔ لوگوں کے پاس مسیح کے بارے میں جاننے کا ایک اچھا موقع ہے، مگر اِنجیل کی خوشخبری کو سُننا ہی کافی نہیں۔ اگر نجات صرف سُننے اور دیکھنے سے ملتی تو آج تقریباً ساری دُنیا نجات پا چکی ہوتی۔ مسیح کے کلام کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھنا بھی نہایت ضروری ہے۔ اِنجیل کی خوشخبری کی عزت و احترام سے کیا مطلب ہے؟ اِس کا مطلب ہے کہ اُس پر ایمان لانا اور قبول کرنا۔ اِنجیلِ مقدس میں لکھا ہے، ”...کلام پر عمل کرنے والے بنو نہ محض سُننے والے جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔“ (یعقوب ۱:۲۲)

کیا ممکن ہے کہ اِنجیل کی خوشخبری یعنی خداوند کا کلام جلد پھیل جائے؟ کیا کبھی ایسا وقت آئے گا کہ بہت بڑی تعداد میں لوگ خداوند کے کلام کی عزت و احترام کر کے قبول کریں گے؟ ہاں، ایسا بالکل ہو سکتا ہے۔ تھسلنیکے میں رہنے والے لوگ جن کے نام پولس رسول یہ الہامی خط لکھ رہا ہے، ایک مثال ہیں کہ کیا سے کیا ہو سکتا ہے۔ اِنجیل کی خوشخبری میں ایسی طاقت و قدرت ہے کہ زندگیاں بدل سکتی ہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم لوگوں کو خداوند کا کلام سُننے کا موقع فراہم کریں اور دُعا کریں کہ وہ اِسے قبول کریں۔

پولس رسول اپنے لئے دُعا کرنے کو کہتا ہے کہ وہ ”کجرَو اور بُرے آدمیوں سے“ بچ جائے۔ مگر سوال یہ ہے کہ وہ کجرَو اور بُرے کیوں ہیں؟ اِس

لئے کہ اُن میں ایمان نہیں یعنی وہ ایمان سے بالکل خالی ہیں۔ ۲ باب کی ۱۲ آیت میں اُن لوگوں کا ذکر ہے جو ''ناراستی کو پسند کرتے ہیں۔'' یہاں ہم اُن لوگوں کا انجام دیکھ رہے ہیں جو حق پر ایمان نہیں لاتے بلکہ ناراستی کو پسند کرتے ہیں۔ وہ اُسی چیز کی مانند ہو جاتے ہیں جس کو وہ پسند کرتے ہیں یعنی وہ ناراستی کو پسند کرتے ہیں تو وہ کجرَو اور بُرے ہی بنیں گے۔

پولس رسول کہتا ہے کہ ایک طرف یہ لوگ ہیں جو ایمان سے بالکل خالی ہیں اور دوسری طرف خدا ہے جو سچا ہے۔ سچائی خدا کی طبیعت و ذات کا ایک اہم حِصہ ہے۔ اِس کا حالات و وجوہات یا اِس بات سے کوئی تعلق نہیں کہ کوئی کیا کرتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ خدا کی سچائی کیسے ظاہر ہوتی ہے؟ پولس رسول کہتا ہے کہ وہ ہمیں محفوظ و مضبوط کرنے میں سچا ہے۔ ایک اَور مقام پر پولس لکھتا ہے، ''...وہ تم کو تمہاری طاقت سے زیادہ آزمایش میں نہ پڑنے دے گا بلکہ آزمایش کے ساتھ نکلنے کی راہ بھی پیدا کر دے گا تاکہ تم برداشت کر سکو۔'' (۱۔کرنتھیوں ۱۰:۱۳)

ایک اَور غور طلب بات یہ ہے کہ پولس رسول تھسلنیکے کے رہنے والوں سے کہتا ہے کہ اُس کے لئے دُعا کریں کہ ''کجرَو اور بُرے آدمیوں سے'' بچا رہے، اور یہاں وہ کہتا ہے کہ خدا سچا ہے وہ تمہیں اُس شریر سے محفوظ رکھے گا۔ شریر وہی شخص ہے یعنی شیطان جس کا ذکر پولس رسول نے ۲ باب کی ۹ آیت میں کِیا ہے۔ یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ کجرَو اور بُرے آدمی درحقیقت شیطان کے نمائندے ہیں۔ کچھ لوگ جو مسیح یسوع کی مخالفت کر رہے تھے، اُن کے

بارے میں اُنہوں نے فرمایا، ''تم اپنے باپ ابلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پورا کرنا چاہتے ہو۔ وہ شروع ہی سے خونی ہے اور سچائی پر قائم نہیں رہا کیونکہ اُس میں سچائی نہیں۔ جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی سی کہتا ہے کیونکہ وہ جھوٹا ہے بلکہ جھوٹ کا باپ ہے۔'' (یوحنا ۸:۴۴)

شیطان اور بُرے آدمیوں کی مخالفت کے باوجود پولس رسول کو بھروسہ ہے کہ وہ محفوظ رہے گا۔ مگر اُس کا یہ بھروسہ اپنی طاقت و اہلیت پر نہیں بلکہ خداوند پر ہے، اور جن کو اپنا یہ الہامی خط لکھ رہا ہے خداوند کے ہیں، اِس لئے وہ اُنہیں کہتا ہے کہ اچھے اور نیک کام کرتے ہی رہیں گے۔ یہ ایک اہم بات ہے کہ پولس یہاں لفظ ''حکم'' اِستعمال کرتا ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ پولس رسول جن لوگوں کو خط لکھ رہا ہے اُن پر اُسے پورا بھروسہ اور اُمید ہے کہ وہ اُس کے حکم پر عمل کریں گے۔ وہ اُنہیں صرف نصیحت و تنبیہ نہیں کر رہا بلکہ تابعداری کرنے کا حکم دے رہا ہے۔ بہت سے لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ مسیح کے ہیں مگر وہ رسولوں کی تعلیم کی نہ تو پیروی کرتے ہیں اور نہ ہی تابعداری۔ ذرا سوچیئے کہ کوئی کیسے مسیح کی پیروی اور تابعداری کرنے کا دعویٰ کر سکتا ہے جبکہ مسیح کی تعلیم اور ہدایات کو جو اُس نے اپنے رسولوں کے وسیلے سے دی رَد کرتا ہے؟ یوحنا رسول لکھتا ہے، ''ہم خدا سے ہیں۔ جو خدا کو جانتا ہے وہ ہماری سُنتا ہے۔ جو خدا سے نہیں وہ ہماری نہیں سُنتا۔ اِسی سے ہم حق کی رُوح اور گمراہی کی رُوح کو پہچان لیتے ہیں۔'' (۱۔یوحنا ۴:۶)

رسولوں کی تعلیم کی تابعداری کرنا ہماری مرضی پر منحصر نہیں کہ دِل کِیا کرے اور کِیا نہ کرے بلکہ اگر ہم اُن کی کہی باتوں کی رَد کرتے ہیں تو درحقیقت ہم مسیح کو رِد کرتے ہیں۔

پولس رسول کی دُعا ہے کہ تھسلنیکے میں رہنے والے ہر مسیحی کا دِل خدا کی محبت میں ہمیشہ سرشار رہے۔ اِس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ خدا کی محبت سے بھرے ہوئے نہ تھے یا خدا کے دِل میں اُن کے لئے محبت نہ تھی، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ خدا کی اُن سے محبت ہی تھی کہ اُن کو خداوند کا کلام سُننے اور نجات دہندے کو قبول کرنے کا موقع مِلا۔ پولس رسول کے کہنے کا مقصد یہ ہے، جیسا کہ اُس نے پہلے بھی اُن کو لکھا، کہ وہ خود اپنے اندر ویسی ہی محبت پیدا کریں جیسی کہ خدا کو اُن سے ہے۔ خدا کی محبت کا خود سے تجربہ حاصل کر لینا ہی کافی نہیں بلکہ اِس عظیم الٰہی محبت کو دوسروں تک پہنچانا بھی ہمارا فرض ہے۔

پولس رسول یہ بھی دُعا کرتا ہے کہ اُن کے دِل مسیح کے صبر سے ہمیشہ بھرے رہیں۔ یسوع مسیح کے پیروکاروں کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اپنے خداوند کی طرح تکلیفوں، مشکلوں اور اذیتوں میں صبر و تحمل سے کام لیں۔

آٹھواں باب

کام کرنا

(۲۔تھِسّلُنیکیوں ۳:۶۔۱۳)

دُنیا میں اِنصاف تب ہوتا جب ہر کِسی کے پاس اچھی نوکری ہوتی جس سے اُس کو اِتنے پیسے مِل جاتے کہ ساری دُنیاوی ضروریات پوری ہو جاتی۔ مگر افسوس کہ دُنیا میں اِنصاف نہیں۔ اکثر لوگوں کے پاس نہ تو اچھی نوکری ہوتی ہے اور نہ ہی اِتنے پیسے کہ وہ اپنی ضروریات پوری کر سکیں۔ اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ کو تو نوکری ملتی ہی نہیں اور ایسے بھی ہیں جو بیماری یا اپاہج ہونے کی وجہ سے کام کر ہی نہیں سکتے۔ ایسی حالت میں مسیح یسوع کے پیروکاروں کا فرض ہے کہ وہ ایسے لوگوں کی مدد کریں جو اپنی اور اپنے اہلِ خانہ کی کفالت نہیں کر سکتے۔ بائبل مقدس میں سب سے پہلے مسیح کی پیروی کرنے والوں کے بارے میں یوں لکھا ہے، ''...اُن میں کوئی بھی محتاج نہ تھا، اِس لئے کہ جو لوگ زمینوں یا گھروں کے مالِک تھے اُن کو بیچ بیچ کر بِکی ہوئی چیزوں کی قیمت لاتے اور رسولوں کے پاؤں میں رکھ دیتے تھے۔ پھر ہر ایک کو اُس کی ضرورت کے مُوافق بانٹ دیا جاتا تھا۔'' (اعمال ۴:۳۴۔۳۵)

مگر ایسے لوگوں کے ساتھ کیا کِیا جائے جو کام کرنے کی اہلیت و قابلیت رکھنے کے باوجود کچھ کرنا نہیں چاہتے؟ پولس رسول اپنے دوسرے اِلہامی

خط میں تھسلنیکیوں کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کو اِس مسئلے سے آ گاہ کرتا ہے۔ ۳ باب کی ۶ سے ۱۳ آیت میں وہ لکھتا ہے، ''اَے بھائیو! ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کے نام سے تمہیں حکم دیتے ہیں کہ ہر ایک ایسے بھائی سے کنارہ کرو جو بے قاعدہ چلتا ہے اور اُس روایت پر عمل نہیں کرتا جو اُس کو ہماری طرف سے پہنچی۔ کیونکہ تم آپ جانتے ہو کہ ہماری مانند کِس طرح بننا چاہیے، اِس لئے کہ ہم تم میں بے قاعدہ نہ چلتے تھے اور کِسی کی روٹی مُفت نہ کھاتے تھے بلکہ محنت مشقت سے رات دِن کام کرتے تھے تاکہ تم میں سے کِسی پر بوجھ نہ ڈالیں۔ اِس لئے نہیں کہ ہم کو اِختیار نہ تھا بلکہ اِس لئے کہ اپنے آپ کو تمہارے واسطے نمونہ ٹھہرائیں تاکہ تم ہماری مانند بنو۔ اور جب ہم تمہارے پاس تھے اُس وقت بھی تم کو یہ حکم دیتے تھے کہ جِسے محنت کرنا منظور نہ ہو وہ کھانے بھی نہ پائے۔ ہم سُنتے ہیں کہ تم میں بعض بے قاعدہ چلتے ہیں اور کچھ کام نہیں کرتے بلکہ اَوروں کے کام میں دخل دیتے ہیں۔ ایسے شخصوں کو ہم خداوند یسوع مسیح میں حکم دیتے ہیں اور نصیحت کرتے ہیں کہ چپ چاپ کام کر کے اپنی ہی روٹی کھائیں۔ اور تم اَے بھائیو! نیک کام کرنے میں ہمت نہ ہارو۔''

پولس رسول نے یہ ہدایت اپنی طرف سے نہیں دی بلکہ مسیح یسوع کے اِختیار سے دی ہے۔ ہمیں یہ جاننے کی بھی ضرورت ہے کہ رسولوں کے احکامات درحقیقت مسیح کے احکام ہیں۔ جب ہم رسولوں کے الفاظ پڑھ رہے ہوتے ہیں تو وہ اُن کے وسیلے سے یا ذریعے سے مسیح کے الفاظ ہوتے ہیں۔ رسولوں کے احکام کی نافرمانبرداری کرنا، مسیح کی نافرمانبرداری کرنا ہے اور یہ مسئلہ اِتنا سنجیدہ

ہے کہ پولس رسول مسیح کے پیروکاروں کو کہتا ہے کہ جو اُس کی بتائی ہوئی تعلیم اور احکامات کی پیروی نہیں کرتا، اُس سے الگ ہو جاؤ۔

دُنیا میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو دوسروں کو تو نصیحت و تلقین کریں گے مگر خود اُس کے مطابق زندگی نہیں گزاریں گے جس کا وہ پرچار کرتے ہیں۔ مگر پولس رسول ایسا نہیں تھا۔ اُس کی زندگی بالکل ویسی تھی جیسی وہ دوسروں کو گزارنے کی نصیحت و تلقین کرتا تھا۔ اُس نے کِسی سے ایسا طرزِ زندگی اپنانے کو نہیں کہا جیسا وہ خود نہیں گزارتا تھا، اِسی لئے وہ پورے اعتماد و یقین سے کہہ سکتا تھا کہ اُس کی مانند بنو۔ وہ اُنہیں کام کرنے کی تلقین کر سکتا تھا کیونکہ اُس نے اُن کے درمیان رہ کر خود کام کِیا۔

مگر سوال یہ ہے کہ پولس رسول کیوں محسوس کرتا ہے کہ اِنجیل کی خوشخبری پھیلانے کے ساتھ ساتھ کام کرنا بھی ضروری ہے؟ تبلیغ کرنا، تعلیم دینا اور ایمان لانے والوں کی نئی جماعت شروع کرنا آسان نہیں۔ اِس کے لئے کافی وقت اور محنت و لگن کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ اِس کے بعد کچھ اَور کرنے کے لئے وقت ہی نہیں رہتا۔ کلامِ مقدس میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ اِنجیل کی خوشخبری سُنانے والے کی مالی مدد کی جائے۔ ”...خداوند نے بھی مقرر کِیا ہے کہ خوشخبری سُنانے والے خوشخبری کے وسیلہ سے گذارہ کریں۔“ (۱۔کرنتھیوں ۹:۱۴)

اگر پولس رسول کا حق تھا کہ اِنجیل کی خوشخبری پھیلانے کے عوض وہ مالی مدد حاصل کرے، تو اُس نے خود پیسے لینے سے اِنکار کیوں کیا؟ وہ لکھتا ہے کہ اُس نے ایسا اِس لئے کِیا کہ تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے

لئے ایک نمونہ یا مثال بنے۔ اِس سے ہم ایک بہت اہم سبق سیکھتے ہیں کہ مسیح کے پیروکار ہوتے ہوئے بعض اوقات اچھا ہے کہ ہم دوسروں کی خاطر اپنے حق و فائدے کو قربان کر دیں۔ دُنیا میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو چاہتے ہیں کہ دوسرے اُن کی ہر طرح سے مدد کریں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ دوسروں کا فرض بنتا ہے کہ اُن کی مدد کریں۔ پولس رسول کا حق تھا کہ لوگ اُس کی مدد کریں مگر اُس نے اپنے اِس حق کو اِستعمال نہیں کِیا۔ اُس نے دوسروں کے لئے نمونہ و مثال بننے کے لئے اپنی مرضی سے مالی مدد حاصل کرنے کا حق دے دیا تاکہ لوگوں کے سامنے ایک اُصول قائم کرے کہ لوگ کام کر کے خود اپنی مدد کریں۔

پولس رسول نے خود کام کر کے نہ صرف ایک مثال قائم کی بلکہ اُس نے ایک نہایت اہم اُصول بھی سکھایا اور وہ یہ کہ ''جِسے محنت کرنا منظور نہ ہو وہ کھانے بھی نہ پائے۔'' (۲۔تھسلنیکیوں ۳:۱۰) ہم اکثر ایسے لوگوں کا دفاع کرتے ہیں جو کام کرنے کے قابل ہوتے ہوئے بھی کام نہیں کرتے۔ ایسا کرنے سے ہم اُن کو اُن چیزوں سے باز رکھتے ہیں جن سے اُن کے ایمان میں ترقی و مضبوطی آ سکتی ہے۔ ہم اپنے صبر و برداشت کی ہی وجہ سے لوگوں کو ایسا طرزِ زندگی گزارنے پر مجبور کرتے ہیں جو مسیح کو بالکل پسند نہیں۔ مگر پولس رسول کے دِل میں ایسے لوگوں کے لئے صبر و برداشت نہیں جو جان بوجھ کر ایسی زندگی گزارتے ہیں جو مسیح کے اُصولوں کے برعکس و مخالف ہے۔ اگر کوئی اِس طرح کی نامناسب زندگی بسر کر کے مسیح کے پیروکاروں کے لئے توہین و تحقیر کا سبب بننا چاہتا ہے تو اُس کو اپنے کِئے کی سزا بھی ملنی چاہیے۔ اور اگر کوئی کام کرنا پسند

نہیں کرتا تو اُس نے خود اپنے لئے چُنا کہ روٹی بھی نہ کھائے۔ ہمیں ایسے شخص کی مدد نہیں کرنی چاہیے جس نے اپنے لئے خود چُنا کہ پیسے نہ کمائے۔

اگر ایسے لوگوں نے اپنے لئے چُنا کہ کام نہ کر کے سست و کاہل رہیں تو ٹھیک، کیونکہ یہ اُن کا اپنا فعل ہے۔ مگر بدقسمتی سے اِن کی تسلی صرف یہیں پوری نہیں ہو جاتی بلکہ بجائے اِس کے کہ اپنا وقت اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں لگائیں وہ دوسروں کے معاملات میں مداخلت کر کے اپنا وقت برباد کرتے ہیں۔ اِس طرح وہ ساری کلیسیا یعنی چرچ میں ماحول کو خراب کر دیتے ہیں جس سے چرچ کے نام پر دھبہ لگتا ہے۔ پولس رسول ایسے لوگوں کو پُرزور نصیحت و تنبیہ ہی نہیں کرتا بلکہ مسیح میں حکم دیتے ہوئے کہتا ہے کہ چپ چاپ کام کر کے اپنی روٹی کھائیں۔ پولس کا پیغام بالکل واضح اور صاف ہے کہ اگر ہم کام کر کے روٹی کمانا پسند نہیں کرتے تو یہ مسیح کے حکم کی نافرمانی ہے اور کیسے ممکن ہے کہ جو جان بوجھ کر مسیح کے حکم کو توڑتا ہے خود کو مسیح کا پیروکار کہنے کا حقدار ہے؟ اِس کے برعکس پولس رسول مسیح کے پیروکاروں کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ نیک کام کرنے میں ہمت نہ ہاریں (۲۔تھسلنیکیوں ۳:۱۳)۔

یہ تعلیم پطرس رسول کی تعلیم کے ساتھ بالکل مُتفِق ہے جب وہ مسیح کے پیروکاروں کو اپنے اِلہامی خطوط میں مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہے کہ خواہ کیسے بھی حالات کیوں نہ ہوں وہ نیکی ہی کرتے رہیں۔ ”اَے پیارو مَیں تمہاری منت کرتا ہوں کہ تم اپنے آپ کو پردیسی اور مسافر جان کر اُن جسمانی خواہشوں سے پرہیز کرو جو رُوح سے لڑائی رکھتی ہیں۔ اور غیر قوموں میں اپنا چال چلن نیک رکھو

تاکہ جن باتوں میں وہ تمہیں بدکار جان کر تمہاری بدگوئی کرتے ہیں تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر اُنہی کے سبب سے مُلاحظہ کے دِن خدا کی تمجید کریں۔"
(ا۔پطرس ۲:۱۱۔۱۲)

نواں باب

کلیسیا میں نصیحت

(۲۔تھِسّلُنیکیوں ۳:۱۴۔۱۸)

راہنماؤں کے لئے ایک مسئلہ یہ ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے ساتھ کیسا رویہ اِختیار کریں جو اُن کی ہدایات پر عمل نہیں کرتے؟ اُن کے ساتھ کیا سلوک کِیا جائے جو نافرمانی کرتے ہیں؟ کچھ تنظیمی اِدارے ایسے لوگوں کو درگزر کرتے ہیں اور کوئی بھی قدم اُٹھانے سے گریز کرتے ہیں۔ اِس سے ہر طرف بدنظمی اور اِنتشار کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ کچھ تنظیمی اِدارے اِس بارے میں بالکل ہی اِنتہا کر دیتے ہیں یعنی خوف زدہ کرنا، تشدد برپا کرنا ، بلکہ ایسے لوگوں کو قابو میں کرنے کے لئے جان سے مار دینے کی دھمکیاں دینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ خوف و ہراس پھیلا کر تابعداری کرواتے ہیں۔

مسیح کے پیروکاروں میں نافرمانبرداری نہ تو برداشت کی جاتی ہے اور نہ ہی زبردستی کِسی پر مسلط کی جاتی ہے بلکہ مسیح کے لوگ محبت کی طاقت پر بھروسہ کرتے ہیں اور دوسروں کے سامنے مُثبت نمونہ اور مثال پیش کرتے ہیں تاکہ وہ بھی نیک اور اچھی زندگی بسر کریں۔

تھسلنیکے کی کلیسیا میں ایک مسئلہ یہ تھا کہ کچھ لوگ بے قاعدہ چلتے اور کام کرنا پسند نہیں کرتے تھے، اور دوسرے ایمانداروں کی مالی امداد پر گزر بسر

کرتے اور کلیسیا میں بدنظمی و اِنتشار پھیلانے میں مصروف رہتے تھے۔ تھسلنیکے میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے نام اپنے پہلے اِلہامی خط میں پولس رسول اُن کو کہتا ہے کہ بے قاعدہ چلنے والوں کو سمجھاؤ۔ (۱۔تھسلنیکیوں ۵:۱۴)

مگر بدقسمتی سے یہ ہدایت و نصیحت اِس مسئلے کو حل کرنے کے لئے کافی نہیں تھی۔ سُست اور کاہل لوگ ویسے ہی چلتے رہے جیسے چل رہے تھے۔ پولس رسول اپنے دوسرے اِلہامی خط میں اِن لوگوں کو خاص طور پر حکم دیتے ہوئے کہتا ہے وہ سُستی چھوڑ کر اپنے ہاتھوں سے کام کر کے پیسہ کمائیں۔ پولس رسول نے نہ صرف حکم دیا بلکہ اُس نے خود اپنے ہاتھوں سے کام کر کے اُن کے سامنے نمونہ پیش کِیا۔ اِس کے باوجود کہ اُس کا حق تھا کہ اِنجیل کی خوشخبری سُنانے کے عوض مالی مدد لے، پولس نے بہتر سمجھا کہ کام کر کے اپنی ضروریاتِ زندگی پوری کرے۔ اِس طرح اُس نے محض تبلیغ و پرچار کر کے زندگی گزارنے کے راہنما اُصول ہی نہیں سِکھائے بلکہ خود عمل کر کے بھی دِکھایا تاکہ کوئی یہ الزام نہ دے سکے کہ وہ کلیسیا پر بوجھ ہے۔

لیکن ایسے شخص کے ساتھ کیا کِیا جائے جو پولس رسول کے اِس نمونہ پر عمل نہیں کرتا یا اُس کی ہدایت و نصیحت کی مسلسل نافرمانی کرتا ہے؟ ۳ باب کی ۱۴ سے ۱۵ آیت میں پولس لکھتا ہے، ''اور اگر کوئی ہمارے اِس خط کی بات کو نہ مانے تو اُسے نگاہ میں رکھو اور اُس سے صحبت نہ رکھو تاکہ وہ شرمندہ ہو۔ لیکن اُسے دُشمن نہ جانو بلکہ بھائی سمجھ کر نصیحت کرو۔''

پولس رسول کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ کلیسیا یا چرچ میں اخلاقی ضابطہ کا ایک معیار ہونا چاہیے، اور یہ معیار رسولوں کی تعلیم اور ہدایت و نصیحت میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسولوں کی لکھی ہوئی باتوں کا بغور مطالعہ کرنا بہت ہی ضروری ہے۔ ایک اَور مقام پر پولس رسول لکھتا ہے، ''مَیں تیرے پاس جلد آنے کی اُمید کرنے پر بھی یہ باتیں تجھے اِس لئے لکھتا ہوں کہ اگر مجھے آنے میں دیر ہو تو تجھے معلوم ہو جائے کہ خدا کے گھر یعنی زندہ خدا کی کلیسیا میں جو حق کا سُتون اور بُنیاد ہے کیونکر برتاوَ کرنا چاہیے۔'' (۱۔تیمتھیس ۳: ۱۴۔۱۵)

اگر کوئی نافرمانبرداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے رسولوں کی نصیحت و ہدایت پر عمل کرنے سے اِنکار ہی کرتا رہے تو پولس رسول کہتا ہے کہ ایسے شخص پر نگاہ رکھو۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ مسیح کے پیروکاروں پر ایک دوسرے کی ذمہ داری عائد ہوئی ہے یعنی جواب دہ ہیں۔ مسیح کے بدن یعنی کلیسیا یا چرچ ممبران کا فرض ہے کہ وہ ایک دوسرے کی رُوحانی حالت پر نظر رکھیں۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ایک پولیس والے کی طرح نظر رکھے ہوئے ہیں کہ کوئی قانون کی خلاف ورزی تو نہیں کر رہا بلکہ ایک خاندان کے افراد کی طرح جو نہ صرف ایک دوسرے کی ضروریات اور تکلیفوں سے آگاہ و باخبر ہیں بلکہ مدد و راہنمائی کرنے کے لئے بھی ہر وقت تیار ہیں۔ اگر کِسی کو رسولوں کی نصیحت و ہدایات پر عمل نہ کرنے کی عادت ہی پڑ گئی ہے تو ایسی حالت میں دوسرے ممبران کا فرض ہے کہ اُس شخص پر خاص طور پر توجہ دیں اور مُثبت قدم اُٹھاتے ہوئے مدد کریں۔

اَب سوال یہ ہے کہ ایسے نافرمان شخص کے ساتھ کیا کِیا جائے؟ پولس رسول کہتا ہے کہ اُس سے صحبت ہی نہ رکھو، یعنی تعلق ختم کر دو۔ اِس کا کیا مقصد ہے؟ پولس رسول کہتا ہے کہ رسولوں کی نصیحت و ہدایات کی تابعداری نہ کرنے والے شخص کو الگ تھگ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ شرمندگی محسوس کرے۔ ایک مسیحی کو چرچ میں بدنظمی اور اِنتشار پھیلانے پر شرمندگی محسوس کرنی چاہیے۔ یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ پولس رسول کہتا ہے کہ ایسے شخص سے دُشمنوں جیسا سلوک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ چرچ کا کام نظم و ضبط قائم کر کے بحال کرنا ہے، نہ کے تباہ و برباد کرنا۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی بچہ جب اپنے ماں باپ کا کہا نہیں مانتا اور اپنی باغیانہ رِوش سے گھر کا نظام درہم برہم کر دیتا ہے تو والدین اُسے راہِ راست پر لانے کے لئے پیار سے تنبیہ بھی کرتے ہیں اور سزا بھی دیتے ہیں۔ اُن کا مقصد بچے کو تباہ و برباد کرنا نہیں ہوتا بلکہ اُس میں فرمانبرداری اور تابعداری پیدا کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ بڑا ہو کر دُنیا میں کامیاب زندگی بسر کر سکے۔ چرچ میں بھی ایسا ہی نظم و ضبط ہونا چاہیے۔ نافرمان اور باغی سوچ کے مالک افراد ویسی زندگی نہیں گزارتے جیسی کہ گزارنی چاہیے مگر پھر بھی ہمارا فرض ہے کہ اُنہیں نتائج سے خبردار کریں اور اُنہیں دُشمن جان کر نہیں بلکہ مسیح میں بھائی جان کر چرچ میں دوبارہ بحال کریں۔

پولس رسول اپنے اِلہامی خط کو اِن الفاظ کے ساتھ ختم کرتا ہے، ”اَب خداوند جو اِطمینان کا چشمہ ہے آپ ہی تم کو ہمیشہ اور ہر طرح سے اِطمینان بخشے۔ خداوند تم سب کے ساتھ رہے۔ مَیں پولس اپنے ہاتھ سے سلام لکھتا ہوں،

ہر خط میں میرا یہی نشان ہے۔ مَیں اِسی طرح لکھتا ہوں۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تم سب پر ہوتا رہے۔''

پولس رسول مسیح کو ''خداوند جو اِطمینان کا چشمہ'' کہتا ہے اور اگر مسیح اِطمینان کا چشمہ ہے تو اُس کے پیروکار جو اپنے آپ کو مسیح کے کہتے ہیں، اُن کی ایک خوبی اِطمینان ہونا چاہیے۔ گناہ ہمارا خدا کے ساتھ رشتہ تباہ و برباد کر دیتا ہے لیکن مسیح کے وسیلہ سے ہم خدا کے ساتھ اپنا امن، صلح اور اِطمینان والا رشتہ پھر سے بحال کر سکتے ہیں۔ مگر مسیح کا اِطمینان صرف رُوحانی نہیں۔ اِس کا اثر ہمارے دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات پر بھی پڑتا ہے۔ تھسلنیکے کے رہنے والوں کے نام اپنے پہلے اِلہامی خط میں پولس رسول لکھتا ہے، ''...آپس میں مَیل مِلاپ رکھو۔'' (۱۔تھسلنیکیوں ۵:۱۳)

مسیح کے پیروکاروں کو نہ صرف اپنے دوسرے ایماندار بہن بھائیوں کے ساتھ امن و اِطمینان سے رہنا ہے بلکہ ہر کسی کے ساتھ ایسا ہی محبت و بھائی چارے کا برتاؤ کرنا ہے۔ پاک کلام میں لکھا ہے، ''سب کے ساتھ مَیل مِلاپ رکھنے اور اُس پاکیزگی کے طالب رہو جس کے بغیر کوئی خداوند کو نہ دیکھے گا۔'' (عبرانیوں ۱۲:۱۴)

ایک اَور مقام پر پولس رسول کہتا ہے، ''جہاں تک ہو سکے تم اپنی طرف سے سب آدمیوں کے ساتھ مَیل مِلاپ رکھو۔'' (رومیوں ۱۲:۱۸)

آج دُنیا میں جدھر نظر اُٹھائیں تفرقے، جدائیاں، نفرت و دُشمنی پھیلی ہوئی ہے۔ ہم مسیحیوں کو ایسی باتوں میں شریک نہیں ہونا چاہیے۔ دوسرے لفظوں

میں یہ کہ مسیح کی تعلیم کی تابعداری کرنے والوں کے سبب سے بے اِطمینانی اور بدنظمی کی فضا قائم نہیں ہونی چاہیے۔

کِسی نے تھسلنیکے کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے نام پولس رسول کی طرف سے جھوٹا خط لکھا۔ (دیکھئے ۲۲۔تھسلنیکیوں ۲:۲) مگر پولس نے اِس خط کے آخر میں اپنے ہاتھ سے سلام دُعا لکھ کر اپنی تحریر کے مُستند اور اصلی ہونے کی تصدیق کی۔ دُنیا میں آج بہت سے ایسے ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ایک بہت پُرانا مسودہ مِلا ہے جو اِس حقیقت کا اِنکار کرتا ہے کہ جو بائبل مقدس میں لکھا ہے سچی خوشخبری ہے۔حق کا اِنکار کرنے والوں کے اِس دعویٰ کی تصدیق بڑی آسانی سے ہوسکتی ہے۔ اگر وہ پُرانا مسودہ جس کا خدا کا زندہ کلام سے موازنہ کِیا جاتا ہے پولس رسول اور رسولوں کی لکھی ہوئی باتوں سے مطابقت نہیں رکھتا تو وہ محض جھوٹ کا پلندہ ہے۔

پولس اپنے خط کو اِن دُعائیہ الفاظ کے ساتھ بند کرتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح کا فضل تم سب پر یعنی خط کے پڑھنے والوں پر ہوتا رہے۔